اکتوبر انقلاب اور روسی کمیونسٹوں کی حکمتِ عملی

جوزف اسٹالن

مترجم: شاداب مرتضی

جاری کردہ: پاکستان مزدور کسان پارٹی

اکتوبر انقلاب اور روسی کمیونسٹوں کی حکمتِ عملی

جوزف اسٹالن

(1924)

مترجم: شاداب مرتضی

جاری کردہ: پاکستان مزدور کسان پارٹی

2020

فہرست

1۔ اکتوبر انقلاب کا بیرونی اور اندرونی منظر نامہ

2۔ اکتوبر انقلاب کی دو نمایاں خصوصیات یا اکتوبر اور ٹراٹسکی کے "مسلسل" انقلاب کا نظریہ

3۔ اکتوبر کی تیاری کے دور میں بالشویکوں کی حکمتِ عملی کی بعض نمایاں خاصیتیں

4۔ اکتوبر انقلاب، عالمی انقلاب کے آغاز اور اس کی پیشگی شرط کی حیثیت سے

1۔ اکتوبر انقلاب کا بیرونی اور اندرونی منظر نامہ

بیرونی نوعیت کے تین حالات نے اس تقابلی آسانی کا تعین کیا جس کے ساتھ روس میں مزدور انقلاب سامراجیت کی زنجیر توڑنے میں اور اس طرح سرمایہ داروں کا تختہ الٹنے میں کامیاب ہوا۔

پہلے یہ حالت کہ اکتوبر انقلاب دو بنیادی سامراجی گروہوں، اینگلو-فرنچ اور آسٹرو-ہنگری، کے درمیان شدید جدوجہد کے دور میں شروع ہوا: ایک ایسے وقت میں جب یہ دونوں گروہ فنا و بقاء کی جنگ لڑ رہے تھے اور ان کے پاس نہ ہی وقت تھا اور نہ ہی وہ ذرائع جن کے ذریعے یہ اکتوبر انقلاب کے خلاف جدوجہد پر سنجیدہ توجہ مرکوز کرسکتے۔ یہ حالت اکتوبر انقلاب کے لیے زبردست اہمیت رکھتی تھی؛ کیونکہ اس نے اسے اس قابل کیا کہ سامراجی دنیا کے اندر شدید تنازعات کا فائدہ اٹھا کر یہ اپنی قوتوں کو مضبوط اور منظم کرے۔

دوئم، اکتوبر انقلاب سامراجی جنگ (پہلی عالمی جنگ) کے دور میں شروع ہوا، ایک ایسے وقت میں جب محنت کش عوام جنگ سے تھک چکے تھے اور امن کو ترس رہے تھے، جنگ سے باہر نکلنے کے واحد راستے کے طور پر، حقائق کی منطق، انہیں مزدور انقلاب کی طرف لے گئی۔ یہ حالت اکتوبر انقلاب کے لیے زبردست اہمیت کی حامل تھی؛ کیونکہ اس نے اس کے ہاتھوں میں امن کا زبردست ہتھیار دے دیا، اس کے لیے سوویت انقلاب کو قابلِ نفرت جنگ کے خاتمے سے جوڑ دیا، اور اس طرح اس کے لیے دونوں جگہ عوامی ہمدردی پیدا کی، مغرب میں مزدوروں کے مابین اور مشرق میں مظلوم لوگوں کے مابین۔

سوئم، مغرب میں طاقتور مزدور تحریک کا وجود اور یہ حقیقت کہ طویل تر سامراجی جنگ کے نتیجے میں مغرب اور مشرق میں انقلابی بحران پختہ ہو رہا تھا۔ یہ حالت روس میں انقلاب کے لیے لامحدود اہمیت کی حامل تھی؛ کیونکہ اس نے انقلاب کے لیے روس سے باہر عالمی سامراج کے خلاف جدوجہد کے لیے وفادار اتحادی یقینی بنائے۔

لیکن بیرونی نوعیت کے ان حالات کے علاوہ بہت سے ایسے فائدہ مند اندرونی حالات بھی تھے جنہوں نے اکتوبر انقلاب کی فتح میں سہولت دی۔

ان حالات میں سے مندرجہ ذیل کو اہم ترین سمجھنا چاہیے :

پہلے یہ کہ اکتوبر انقلاب کو روس میں مزدور طبقے کی کثیر اکثریت کی سرگرم ترین حمایت ملی۔

دوسرا یہ کہ اسے غریب کسانوں کی اور سپاہیوں کی اکثریت کی شک و شبے سے بالاتر حمایت ملی، جو امن اور زمین کے لیے ترس رہے تھے۔

تیسرے یہ کہ رہنما قوت کے طور پر اس کی قیادت بالشویک پارٹی جیسی تجربہ کار پارٹی کر رہی تھی جو نہ صرف اپنے سالہاسال کے تجربے اور نظم وضبط کی وجہ سے مضبوط تھی بلکہ اس وجہ سے بھی کہ محنت کش عوام سے اس کا وسیع ربط و تعلق تھا۔

چوتھا یہ کہ اکتوبر انقلاب کا سامنا ایسے دشمنوں سے ہوا جنہیں قابو کرنا نسبتا آسان تھا، جیسے کہ کافی کمزور روسی سرمایہ دار، ایک ایسا جاگیر دار طبقہ جو کسانوں کی "بغاوتوں" سے شدید عاجز تھا اور سمجھوتے باز پارٹیاں (منشویک اور سوشلسٹ انقلابی وغیرہ)، جو جنگ کے دوران مکمل دیوالیہ ہو چکی تھیں۔

پانچواں یہ کہ اس کے ہاتھ میں ایک جوان ریاست کے وسیع و عریض حصے تھے جن میں یہ آزادی سے داؤ پیچ کھیل سکتا تھا، حالات کے مطابق پسپا ہو سکتا تھا، آرام کر سکتا تھا اور قوت وغیرہ حاصل کر سکتا تھا۔

چھٹا یہ کہ رد انقلاب کے خلاف جدوجہد میں اکتوبر انقلاب ملک کے اندر خوراک، تیل اور خام مال کے کافی وسائل پر انحصار کر سکتا تھا۔ ان بیرونی اور اندرونی حالات نے وہ مخصوص صورتحال پیدا کی جس نے اس تقابلی آسانی کا تعین کیا جس کے ساتھ اکتوبر انقلاب نے اپنی فتح حاصل کی۔

یقینا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اکتوبر انقلاب کے بیرونی اور اندرونی منظر نامے میں کوئی ناموافق خاصیتیں نہیں تھیں۔ اس ناموافق خاصیت کے بارے میں سوچیں، جیسے کہ، مثال کے طور پر، اکتوبر انقلاب کی علیحدگی، یا اس کے نزدیک، سرحدی علاقوں پر، ایک ایسی سوویت ریاست کی عدم موجودگی جس کی مدد پر یہ بھروسہ کر سکے۔ بے شک، مستقبل کا انقلاب، مثلا جرمنی میں، اس حوالے سے زیادہ سودمند حالات میں ہوگا کیونکہ اس کے پاس، اس کے قریب، ہمارے سوویت یونین جیسا ایک طاقتور سوویت

ملک ہے۔ مجھے اکتوبر انقلاب کی اس ناموافق خاصیت کا زکر کرنے کی ضرورت نہیں جیسے کہ ملک میں مزدور اکثریت کی غیر موجودگی۔

لیکن یہ ناموافق خصوصیات صرف اکتوبر انقلاب کے ان مخصوص بیرونی اور اندرونی حالات کی زبردست اہمیت پر زور دیتی ہیں جن کی میں نے اوپر بات کی ہے۔

ان مخصوص حالات کو ایک لمحے کے لیے بھی نظر سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہیے۔ انہیں لازمی طور پر ذہن میں رکھنا چاہیے خصوصا جرمنی میں 1923 کی خزاں کے واقعات کا تجزیہ کرتے ہوئے۔ سب سے بڑھ کر، ٹراٹسکی کو چاہیے کہ وہ انہیں ذہن نشین رکھے، جو اکتوبر انقلاب اور جرمن انقلاب کے درمیان ایک بے بنیاد مشابہت قائم کرتا ہے، اور جرمن کمیونسٹ پارٹی پر اس کی حقیقی اور مبینہ غلطیوں کے لیے شدید تنقید کرتا ہے۔

لینن کہتا ہے کہ "روس کے لیے خصوصا1917 کی تاریخی طور پر نہایت مخصوص صورتحال میں یہ آسان تھا کہ سوشلسٹ انقلاب کا آغاز کرے لیکن یورپی ملکوں کے مقابلے میں یہ روس کے لیے زیادہ مشکل ہوگا کہ انقلاب کو جاری رکھے اور اسے انجام تک لے جائے۔ میں 1918 کی شروعات میں پہلے ہی اس کی نشاندہی کر چکا ہوں اور پچھلے دو سال کے ہمارے تجربے نے مکمل طور پر اس خیال کی درستگی کی تصدیق کی ہے۔ ایسے مخصوص حالات جیسے کہ (1) سوویت انقلاب کو، اس انقلاب کے نتیجے کے طور پر، سامراجی جنگ کے خاتمے سے جوڑنے کا امکان، جس نے مزدوروں اور کسانوں کو زبردست حد تک تھکا دیا تھا؛ (2) سامراجی ڈاکوؤں کے دو طاقتور عالمی گروہوں کے درمیان فناوبقا کے تنازع سے ایک مخصوص مدت تک فائدہ اٹھانے کا امکان جو اپنے سوویت دشمن کے خلاف متحد ہونے کے قابل نہیں رہے تھے؛ (3) تقابلی طور پر طویل خانہ جنگی کو برداشت کر جانے کا امکان، کچھ اس وجہ سے کہ ملک کا حجم بہت بڑا تھا اور کچھ اس وجہ سے کہ زرائع نقل وحمل پسماندہ تھے؛ (4) کسانوں میں ایک ایسی گہری سرمایہ دارانہ جمہوری انقلابی تحریک کا وجود کہ جس کے سبب مزدوروں کی پارٹی، کسانوں کی پارٹی (سوشلسٹ انقلابی پارٹی جس کے اراکین کی اکثریت واضح طور پر بالشویزم کے خلاف تھی) کے انقلابی مطالبات کو اٹھانے

کے قابل ہوئی اور سیاسی اقتدار پر مزدوروں کی فتح کے نتیجے میں انہیں فوراً حقیقت میں ڈھالا۔ ایسے مخصوص حالات اس وقت یورپ میں موجود نہیں ہیں؛ اور ایسے یا اس سے ملتے جلتے حالات کا دوہراؤ آسانی سے نہیں ہو گا۔ تاہم، دوسرے کئی اسباب کے علاوہ، اس وجہ سے بھی مغربی یورپ کے لیے سوشلسٹ انقلاب شروع کرنا اس سے زیادہ دشوار ہو گا جتنا یہ ہمارے لیے تھا۔" (دیکھیے "کمیونزم میں بائیں بازو کی طفلانہ بیماری")۔

لینن کے ان لفظوں کو بھولنا نہیں چاہیے۔

2۔ اکتوبر انقلاب کی دو نمایاں خصوصیات یا اکتوبر اور ٹراٹسکی کے "مسلسل" انقلاب کا نظریہ

اکتوبر انقلاب کی دو ایسی نمایاں خاصیتیں ہیں جنہیں سب سے پہلے سمجھنا ضروری ہے اگر ہم اس انقلاب کی تاریخی اہمیت اور اس کی اندرونی معنویت کو پوری طرح سمجھنا چاہتے ہیں۔

یہ خصوصیات کیا ہیں؟

پہلے یہ حقیقت کہ ہمارے ملک میں مزدور طبقے کی آمریت ایک ایسی طاقت کے طور پر پیدا ہوئی جو مزدوروں اور کسانوں کی محنت کش عوام کے اتحاد کی بنیاد پر وجود میں آئی تھی جس میں مؤخر الذکر (کسان) کا قائد مزدور طبقہ تھا۔

دوسرے یہ حقیقت کہ ہمارے ملک میں مزدور طبقے کی آمریت ایک ملک میں سوشلزم کی فتح کے نتیجے میں قائم ہوئی، ایک ایسا ملک جس میں سرمایہ داری کم ترقی یافتہ تھی، جبکہ دوسرے ملکوں میں، جہاں سرمایہ داری زیادہ ترقی یافتہ تھی، وہاں سرمایہ داری محفوظ رہی۔ یقیناً اس کا مطلب یہ نہیں کہ اکتوبر انقلاب کی دوسری نمایاں خاصیتیں نہیں ہیں۔ لیکن یہی وہ دو نمایاں خاصیتیں ہیں جو اس وقت ہمارے لیے اہم ہیں نہ صرف اس وجہ سے کہ یہ اکتوبر انقلاب کے جوہر کو واضح طور پر نمایاں کرتی ہیں بلکہ اس وجہ سے بھی کہ یہ شاندار طور پر "مسلسل انقلاب" کے نظریے کی موقع پرست فطرت کو بے نقاب کرتی ہیں۔

آیئے ان خصوصیات کا مختصر جائزہ لیں۔

دیہی اور شہری، دونوں قسم کی پیٹی بورژوا محنت کش عوام کا سوال، اس عوام کو مزدور طبقے کے لیے جیتنے کا سوال، مزدور انقلاب کے لیے نہایت اہم ہے۔ اقتدار کی جدوجہد میں شہری اور دیہی علاقوں کے محنت کش عوام کس کی حمایت کریں گے، سرمایہ داروں کی یا مزدوروں کی؛ وہ کس کا حصہ بنیں گے، سرمایہ داروں کا حصہ یا مزدوروں کا حصہ، اس سوال پر انقلاب کی تقدیر یا مزدور طبقے کی آمریت کے استحکام کا دارومدار ہے۔ فرانس میں 1848 اور 1871 کے انقلابات صدمے سے دوچار ہوئے بالکل اس وجہ سے کہ کسان سرمایہ دار طبقے کا حصہ ثابت ہوئے۔ اکتوبر انقلاب فتحیاب ہوا کیونکہ یہ سرمایہ داروں کو کسان حصے (کی حمایت) سے محروم کر دینے کے قابل تھا، کیونکہ یہ اس قابل تھا کہ ان حصوں کو مزدورں کی جانب جیت سکے اور کیونکہ اس انقلاب میں مزدور طبقہ دیہی اور شہری علاقوں کے محنت کش لوگوں کی وسیع اکثریت کے لیے واحد قائدانہ قوت ثابت ہوا۔

جس نے یہ بات نہیں سمجھی وہ کبھی بھی اکتوبر انقلاب کے کردار کو، یا مزدور طبقے کی آمریت کی نوعیت کو یا ہمارے مزدور اقتدار کی اندرونی پالیسی کی نمایاں خصوصیات کو نہیں سمجھ پائے گا۔

مزدور طبقے کی آمریت محض بالاترین حکومتی پرت نہیں ہے جسے حکمتِ عملی کے کسی تجربہ کار ماہر نے محتاط ہاتھوں سے "ماہرانہ" طور پر "منتخب" کیا ہو اور جو "قانونی طور پر" آبادی کے کسی ایک یا دوسرے حصے کی حمایت پر انحصار کرتی ہو۔ مزدور طبقے کی آمریت مزدوروں اور کسان طبقے کے محنت کش عوام کا طبقاتی اتحاد ہے جس کا مقصد سرمایہ دارانہ اقتدار کا تختہ الٹنا اور سوشلزم کی حتمی فتح حاصل کرنا ہے، اس شرط پر کہ اس اتحاد کی قائدانہ قوت مزدور طبقہ ہو گا۔

چنانچہ یہ کسان تحریک کی انقلابی صلاحیتوں کا "تھوڑا" زیادہ تخمینہ لگانے یا "تھوڑا" کم تخمینہ لگانے کا سوال نہیں ہے جیسا کہ "مسلسل انقلاب" کے بعض دوغلے وکیل اس کا اظہار کرنے کے شوقین ہیں۔ یہ اس نئی مزدور ریاست کی نوعیت کا سوال ہے جو اکتوبر انقلاب کے نتیجے میں ابھری۔ یہ مزدور اقتدار کے کردار کا سوال ہے، خود مزدور طبقے کی آمریت کی بنیادوں کا سوال۔

لینن کہتا ہے کہ "مزدور طبقے کی آمریت مزدور طبقے، (یعنی) محنت کش لوگوں کے ہراول دستے کے درمیان اور محنت کش لوگوں کی متعدد غیر پرولتاریہ پرتوں (پیٹی بورژوازی، چھوٹے کاروباری، کسان، دانشور وغیرہ) یا ان کی اکثریت کے درمیان طبقاتی اتحاد کی ایک خاص شکل ہے؛ یہ سرمایہ داری کے خلاف اتحاد ہے، ایک ایسا اتحاد جس کا مقصد مکمل طور پر سرمائے کا تختہ الٹنا ہے، سرمایہ داروں کی مزاحمت کو یا اپنی بحالی کی کوشش کو مکمل طور پر کچلنا ہے، ایک ایسا اتحاد جس کا مقصد سوشلزم کا استحکام اور اس کا حتمی قیام ہے۔ (دیکھیے "آزادی اور برابری کے نعروں سے لوگوں کو دھوکہ دینے پر" شائع شدہ خطاب کا پیش لفظ)۔

مزید یہ کہ:

"مزدور طبقے کی آمریت، اگر ہم اس لاطینی، سائنسی، تاریخی-فلسفیانہ اصطلاح کو آسان زبان میں ترجمہ کریں، تو اس کا مطلب درجِ ذیل ہے :

"صرف ایک واضح طبقہ، یعنی شہری مزدور اور فیکٹری کا، صنعتی مزدور، عمومی طور پر، اس قابل ہے کہ سرمائے کی غلامی کا تختہ الٹنے کی جدوجہد میں مشقت کرنے والوں اور مظلوم لوگوں کی پوری آبادی کی قیادت کر سکے، خود اقتدار کا تختہ الٹنے کے عمل میں، فتح کو مستحکم کرنے اور برقرار رکھنے میں، نئے، سوشلسٹ سماجی نظام کو تخلیق کرنے میں، طبقات کے مکمل خاتمے کے لیے پوری جدوجہد میں۔" (دیکھیے "ایک عظیم آغاز")۔

یہ ہے مزدور طبقے کی آمریت کا وہ نظریہ جسے لینن نے پیش کیا۔

اکتوبر انقلاب کی نمایاں خاصیتوں میں سے ایک یہ حقیقت ہے کہ یہ انقلاب مزدور طبقے کی آمریت کے لیننی نظریے کے کلاسیکی اطلاق کی ترجمانی کرتا ہے۔

کچھ ساتھیوں کو یقین ہے کہ یہ نظریہ خالصتا "روسی" نظریہ ہے جس کا اطلاق صرف روس کے حالات پر ہوتا ہے۔ یہ غلط ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ ان غیر پرولتاری طبقوں کے محنت کش عوام کی بات کرتے ہوئے جن کی قیادت مزدور طبقہ کرتا ہے، لینن کے ذہن میں نہ صرف روسی کسان ہیں بلکہ سوویت

یونین کے سرحدی خطوں کے محنت کش عناصر بھی ہیں جو اب سے کچھ پہلے تک روس کی کالونیاں تھے۔
لینن نے مسلسل اس بات کا اعادہ کیا کہ دیگر قومیتوں کی اس عوام کے ساتھ اتحاد کے بغیر روس کا مزدور طبقہ فتحیاب نہیں ہو سکتا۔ قومی سوال پر اپنے مضامین میں اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کی کانگریسوں میں اپنی تقریروں میں لینن نے بار بار کہا کہ ترقی یافتہ ملکوں کے پرولتاریہ اور غلام بنائی گئی کالونیوں کے مظلوم لوگوں کے درمیان انقلابی محاذ کے بغیر، انقلابی اتحاد کے بغیر، عالمی انقلاب کی فتح ناممکن تھی۔ لیکن اگر مظلوم محنت کش عوام نہیں، اگر، اولا، کسانوں کی محنت کش عوام نہیں، تو پھر کالونیاں کیا ہیں؟ کون یہ نہیں جانتا کہ کالونیوں کی آزادی کا سوال بنیادی طور پر غیر پرولتاری طبقوں کے محنت کش عوام کی مالیاتی سرمائے کے استحصال اور ظلم سے آزادی کا سوال ہے؟
لیکن اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مزدور طبقے کی آمریت کے بارے میں لینن کا نظریہ خالصتا "روسی" نظریہ نہیں ہے، بلکہ ایسا نظریہ ہے جس کا اطلاق لازمی طور پر دوسرے ملکوں پر بھی ہوتا ہے۔ بالشویزم صرف روسی مظہر نہیں ہے۔ لینن کہتا ہے کہ "بالشویزم سب کے لیے حکمت عملی کا ایک نمونہ (ماڈل) ہے". (دیکھیے "مزدور انقلاب اور بھگوڑا کاؤتسکی")۔
یہ ہیں اکتوبر انقلاب کی پہلی نمایاں خاصیت کی خصوصیات۔

اکتوبر انقلاب کی نمایاں خاصیت کی روشنی میں ٹراٹسکی کے "مسلسل انقلاب" کے نظریے کے حوالے سے معاملات کس طرح ہیں؟
ہم 1905 میں ٹراٹسکی کے نکتہ نظر کی زیادہ بات نہیں کریں گے جب وہ انقلابی قوت کے طور پر کسان طبقے کے بارے میں سب کچھ "بھول" گیا اور یہ نعرہ آگے بڑھایا "زار شاہی نہیں بلکہ مزدور حکومت" یعنی کسان طبقے کے بغیر انقلاب کا نعرہ۔ حتی کہ "مسلسل انقلاب" کا رادیک جیسا منافق وکیل بھی اب یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ 1905 میں "مسلسل انقلاب" کا مطلب حقیقت سے دور "ہوا میں چھلانگ

لگانا" تھا۔ اب بظاہر ہر کوئی تسلیم کرتا ہے کہ اس "ہوا میں چھلانگ" کے بارے میں بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

نہ ہی ہم جنگ کے زمانے میں، یعنی 1915 میں، ٹراٹسکی کے نکتہ نظر پر تفصیل سے بات کریں گے جب اپنے مضمون "اقتدار کی جدوجہد" میں اس حقیقت سے آغاز کرتے ہوئے کہ "ہم سامراجی عہد میں جی رہے ہیں،" کہ سامراج "سرمایہ دار طبقے کو پرانے اقتدار کے خلاف (جاگیرداری کے خلاف) کھڑا نہیں کرتا بلکہ مزدور طبقے کو سرمایہ دار قوم کے خلاف کھڑا کرتا ہے،" وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ کسان طبقے کے انقلابی کردار کی تنزلی لازم تھی، کہ زمین کی ضبطی کے نعرے کی اب پہلے جیسی اہمیت نہیں تھی۔ یہ اچھی طرح جانی پہچانی بات ہے کہ اس وقت لینن نے ٹراٹسکی کے اس مضمون کا تجزیہ کرتے ہوئے اسے "کسان طبقے کے کردار کا "انکار" کرنے کا ملزم قرار دیا اور کہا کہ "ٹراٹسکی درحقیقت روس میں لبرل مزدور سیاستدانوں کی مدد کر رہا ہے جو کسان طبقے کے کردار سے "انکار" کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ انقلاب کے لیے کسانوں کو ابھارنے کو "مسترد" کیا جاسکے۔" (دیکھیے "انقلاب کی دو سمتیں.(")

آیئے اس کے بجائے اس موضوع پر ٹراٹسکی کی بعد کی تحریروں کی طرف چلتے ہیں، اس دور کی تحریروں کی طرف جب مزدور طبقے کی آمریت پہلے ہی قائم ہو چکی تھی اور جب ٹراٹسکی کے پاس یہ موقع تھا کہ وہ اپنے "مسلسل انقلاب" کے نظریے کو حقیقی واقعات کی روشنی میں پرکھ سکتا اور اپنی غلطیاں دور کر سکتا تھا۔ آیئے ٹراٹسکی کے اس "پیش لفظ" کو لیں جو اس نے 1922 میں لکھی گئی اپنی تصنیف "سال 1905" کے لیے لکھا تھا۔ ٹراٹسکی اپنے "پیش لفظ" میں "مسلسل انقلاب" کے بارے میں جو لکھتا ہے وہ یہ ہے :

"یہ بالکل جنوری 9 اور 1905 کی اکتوبر ہڑتال کے وقفے کے دوران تھا کہ روس کی انقلابی ترقی کے کردار کے بارے میں وہ خیالات جنہیں "مسلسل انقلاب" کے نظریے کے طور پر جانا گیا مصنف کے ذہن میں شفاف ہوئے۔ یہ کٹھن اصطلاح اس خیال کی ترجمان تھی کہ روسی انقلاب، جس کے فوری مقاصد سرمایہ دارانہ نوعیت رکھتے تھے، وہ بہرحال ان مقاصد کے حصول کے بعد رک نہیں سکتا تھا۔ انقلاب

اپنے فوری سرمایہ دارانہ مسائل حل کرنے کے قابل نہیں ہو گا اگر یہ مزدور طبقے کو اقتدار میں نہیں لاتا۔ اور مؤخر الذکر (مزدور طبقہ)، اقتدار حاصل کر کے، اس قابل نہیں ہو گا کہ خود کو انقلاب کی سرمایہ دارانہ حدود تک محدود رکھے۔ اس کے برعکس، اپنی فتح کو یقینی بنانے کے لیے، مزدور ہراول دستہ اپنی حکمرانی کے بالکل ابتدائی مرحلے میں مجبور ہو گا کہ نہ صرف جاگیر دارانہ ملکیت میں گہری دخل اندازی کرے بلکہ سرمایہ دارانہ ملکیت میں بھی۔ اس عمل میں وہ نہ صرف ان سرمایہ دار گروہوں سے دشمنانہ ٹکراؤ میں آجائے گا جنہوں نے انقلابی جدوجہد کے ابتدائی مرحلوں پر اس کی مدد کی بلکہ کسانوں کی اس وسیع عوام کے ساتھ بھی جن کی مدد سے یہ اقتدار میں آیا ہے۔ ایک پسماندہ ملک میں مزدوروں کی حکومت کی حالت میں ایک غالب اکثریتی کسان آبادی کے ساتھ تضادات کو صرف بین الاقوامی سطح پر، عالمی مزدور انقلاب کے میدان میں ہی، حل کیا جا سکتا ہے۔ "

یہ ہے وہ بات جو ٹراٹسکی "مسلسل انقلاب" کے اپنے نظریے کے بارے میں کہتا ہے۔

کوئی اس اقتباس کا موازنہ مزدور طبقے کی آمریت کے بارے میں اوپر دیئے گئے لینن کی تحریر کے اقتباس سے کر کے اس عظیم خلیج کا تصور کر سکتا ہے جو مزدور طبقے کی آمریت کے لیننی نظریے کو ٹراٹسکی کے "مسلسل انقلاب" کے نظریے سے جدا کرتی ہے۔

لینن مزدور طبقے اور کسانوں کی محنت کش پرتوں کے "اتحاد" کی بات مزدور طبقے کی آمریت کی "بنیاد" کے طور پر کرتا ہے۔ ٹراٹسکی کو "مزدور طبقے کے ہراول دستے" اور "کسانوں کی وسیع عوام" کے درمیان "دشمنانہ ٹکراؤ" دکھائی دیتا ہے۔

لینن مزدور طبقے کے زریعے استحصال زدہ اور مظلوم عوام کی قیادت کی بات کرتا ہے۔ ٹراٹسکی کو "پسماندہ ملک میں مزدوروں کی حکومت کی حالت میں ایک غالب اکثریتی کسان آبادی کے ساتھ تضادات" دکھائی دیتے ہیں۔

لینن کے مطابق انقلاب اپنی طاقت بنیادی طور پر روس کے مزدوروں اور کسانوں میں سے حاصل کرتا ہے۔

ٹراٹسکی کے مطابق، ضروری طاقت صرف "عالمی مزدور انقلاب کے میدان" میں ہی مل سکتی ہے۔
لیکن کیا ہو گا اگر عالمی انقلاب کے مقدر میں تاخیر سے پہنچنا ہو؟ کیا ہمارے انقلاب کے لیے ایسے میں امید کی کوئی کرن ہے؟ ٹراٹسکی امید کی کوئی کرن پیش نہیں کرتا؛ کیونکہ " مزدوروں کی حکومت کی حالت میں.... تضادات کو۔۔۔۔ صرف بین الاقوامی سطح پر، عالمی مزدور انقلاب کے میدان میں ہی، حل کیا جاسکتا ہے۔" اس منصوبے کے مطابق، ہمارے انقلاب کے لیے صرف یہی ایک امکان باقی رہ جاتا ہے: خود اپنے ہی تضادات میں مبتلا رہنا اور عالمی انقلاب کا انتظار کرتے ہوئے سڑ جانا۔
لینن کے مطابق مزدور آمریت کیا ہے؟
مزدور طبقے کی آمریت ایسا اقتدار ہے جو "سرمایہ داری کے مکمل خاتمے کے لیے" اور "سوشلزم کے استحکام اور حتمی قیام" کے لیے مزدور طبقے اور کسان طبقے کی محنت کش عوام کے "اتحاد" پر انحصار کرتا ہے۔
ٹراٹسکی کے مطابق مزدور آمریت کیا ہے؟
مزدور طبقے کی آمریت ایسا اقتدار ہے جو "کسانوں کی وسیع عوام" کے ساتھ "دشمنانہ ٹکراؤ" میں آجاتا ہے اور اپنے "تضادات" کو صرف "عالمی مزدور انقلاب کے میدان میں" حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
اس "مسلسل انقلاب کے نظریے" میں اور منشویزم کے اس جانے پہچانے نظریے میں کیا فرق ہے جو مزدور طبقے کی آمریت کے نظریے کو مسترد کرتا ہے۔
بنیادی طور پر ان میں کوئی فرق نہیں۔
اس بارے میں ہر گز کوئی شبہ نہیں۔ "مسلسل انقلاب" کسان تحریک کی انقلابی صلاحیت کا محض کم تخمینہ لگانا نہیں ہے۔ "مسلسل انقلاب" کسان تحریک کو کمتر سمجھنے کا ایسا نظریہ ہے جو مزدور آمریت کے لیننی نظریے کو مسترد کرنے کی جانب لے جاتا ہے۔
ٹراٹسکی کا "مسلسل انقلاب" منشویزم کی ہی ایک قسم ہے۔

یہ ہیں معاملات اکتوبر انقلاب کی پہلی نمایاں خاصیت کے حوالے سے۔

اکتوبر انقلاب کی دوسری نمایاں خاصیت کی خصوصیات کیا ہیں؟

سامراج کے مطالعے میں، خصوصاً جنگ کے زمانے میں، لینن، سرمایہ دار ملکوں کی ناہموار، تشنجی معاشی اور سیاسی ترقی کے قانون پر پہنچا۔ اس قانون کے مطابق کاروباری اداروں، ٹرسٹوں، صنعتی شاخوں اور انفرادی ملکوں کی ترقی ہموار خطوط پر، کسی طے شدہ ترتیب کے مطابق نہیں چلتی، اس طرح سے نہیں کہ ایک ٹرسٹ، صنعت کی ایک شاخ یا ایک ملک ہمیشہ دوسروں سے آگے رہے جبکہ دوسری ٹرسٹیں یا ممالک مستقل انداز سے خود کو دوسروں سے پیچھے رکھیں، بلکہ تشنجی انداز سے، کچھ ملکوں کی ترقی میں رکاوٹیں اور دوسروں کی ترقی میں آگے کی جانب چھلانگیں۔ ان حالات میں ان ملکوں کی "قطعی جائز" کاوشیں جو اپنی پرانی حالت بر قرار رکھنے کے لیے سست پڑ گئے ہیں، اور ان ملکوں کی یکساں "جائز" کاوشیں جو نئی حالت حاصل کرنے کے لیے آگے چھلانگ لگا چکے ہیں، ایک ایسی صورتحال کی جانب لے جاتی ہیں جس میں سامراجی ملکوں کے مابین مسلح تصادم ایک ناگزیر ضرورت بن جاتا ہے۔ اسی طرح کا معاملہ، مثال کے طور پر، جرمنی کے ساتھ ہوا، جو نصف صدی پہلے فرانس اور انگلینڈ کے مقابلے میں پسماندہ ملک تھا۔ روس کے مقابلے میں جاپان کے بارے میں بھی یہی کہنا چاہیے۔ تاہم، یہ جانی مانی بات ہے کہ بیسویں صدی کی شروعات تک جرمنی اور جاپان اس قدر آگے چھلانگ لگا چکے تھے کہ جرمنی فرانس سے آگے نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اس نے عالمی مارکیٹ میں انگلینڈ پر کافی دباؤ ڈالنا شروع کر دیا تھا، جبکہ جاپان، روس پر دباؤ ڈال رہا تھا۔ جیسا کہ خوب معلوم ہے کہ یہ وہ تضادات تھے جن سے پہلی عالمی جنگ ابھری۔

یہ قانون مندرجہ ذیل نکات سے آغاز کرتا ہے :

(1) سرمایہ داری نظام کالونیل استحصال کا اور مٹھی بھر "ترقی یافتہ" ملکوں کے زریعے دنیا کی آبادی کی کثیر اکثریت کا معاشی گلہ گھونٹنے کا عالمی نظام بن گیا ہے۔ (دیکھیے "لینن کی "سامراج" کے فرینچ ایڈیشن کا پیش لفظ")؛

(2) یہ "مالِ غنیمت" دانتوں تک مسلح دو یا تین عالمی طاقتور ڈاکوؤں میں (امریکہ، برطانیہ، جاپان) میں تقسیم ہوتا ہے، جو اپنے مالِ غنیمت کی تقسیم پر اپنی جنگ میں پوری دنیا کو شریک کر لیتے ہیں۔ (ایضا)؛

(3) معاشی استحصال کے عالمی نظام کے اندر تضادات کا ابھار اور مسلح تصادم کی ناگزیریت، سامراجیت کے عالمی محاذ کو انقلاب کے لیے باآسانی غیر محفوظ بنانے اور انفرادی ملکوں میں اس محاذ میں دراڑ کے امکان کی جانب لے جاتے ہیں؛

(4) یہ دراڑ اکثر ان مقامات پر اور ان ملکوں میں پڑتی ہے جہاں سامراجیت کی زنجیر کمزور ترین ہو، یعنی جہاں سامراج سب سے کم مستحکم ہو اور جہاں انقلاب کے لیے وسعت پانا آسان ترین ہو؛

(5) اس کے پیشِ نظر، ایک ملک میں سوشلزم کی فتح، خواہ وہ ملک سرمایہ دارانہ معنی میں کم ترقی یافتہ ہی کیوں نہ ہو، جبکہ دوسرے ملکوں میں سرمایہ داری موجود رہے، خواہ وہ ملک سرمایہ دارانہ لحاظ سے زیادہ ترقی یافتہ ہوں، بالکل ممکن اور قابلِ عمل ہے۔

مختصرا، یہ ہیں لینن کے مزدور انقلاب کے نظریے کی بنیادیں۔

اکتوبر انقلاب کی دوسری نمایاں خاصیت کیا ہے؟

اکتوبر انقلاب کی دوسری نمایاں خاصیت اس حقیقت میں موجود ہے کہ یہ انقلاب لینن کے مزدور انقلاب کے نظریے کے عملی اطلاق کے نمونے (ماڈل) کی نمائندگی کرتا ہے۔

جو بھی اکتوبر انقلاب کی اس نمایاں خاصیت کو نہیں سمجھتا وہ کبھی بھی اس انقلاب کی بین الاقوامی نوعیت کو یا اس کی زبردست عالمی طاقت کو یا اس کی خارجہ پالیسی کی نمایاں خصوصیات کو نہیں سمجھ سکتا۔

لینن کہتا ہے کہ "ناہموار معاشی اور سیاسی ترقی سرمایہ دارانہ نظام کا ایک مطلق قانون ہے۔ چنانچہ، سوشلزم کی فتح پہلے پہل متعدد ملکوں میں اور حتی کہ ایک علیحدہ سرمایہ دار ملک میں بھی ممکن ہے۔ اس ملک کا فتحیاب پرولتاریہ، سرمایہ داروں کو بیدخل کر کے اور خود اپنی سوشلسٹ پیداوار منظم کر کے، باقی دنیا کے خلاف، سرمایہ دار دنیا کے خلاف، کھڑا ہو گا، اپنے فریضے کی جانب دوسرے ملکوں کے مظلوم طبقوں کو متوجہ کرتے ہوئے، ان ملکوں میں سرمایہ داروں کے خلاف بغاوتیں ابھارتے ہوئے، اور حتی کہ ضرورت پڑنے پر استحصالی طبقوں اور ان کی ریاستوں کے خلاف مسلح طاقت کے ساتھ سامنے آتے ہوئے۔" کیونکہ "سوشلزم میں قوموں کا آزادانہ اتحاد پسماندہ ریاستوں کے خلاف سوویت جمہوریاؤں کی کم و بیش سخت اور طویل جدوجہد کے بغیر ناممکن ہے۔" (دیکھیے "یونائیٹڈ اسٹیٹس آف یورپ کے نعرے پر")۔

تمام ملکوں کے موقع پرست یہ دعوی کرتے ہیں کہ سوشلسٹ انقلاب اگر ہو سکتا ہے، اگر ان کے نظریے کے مطابق یہ ہرگز کہیں ہو، تو صرف صنعتی ترقی یافتہ ملکوں میں ہی ہو سکتا ہے اور یہ کہ یہ ممالک صنعتی طور پر جس قدر زیادہ ترقی یافتہ ہوں گے سوشلسٹ انقلاب کی فتح کے مواقع بھی اسی قدر زیادہ ہوں گے۔ مزید یہ کہ ان کے مطابق، ایک ملک میں سوشلزم کی فتح کا امکان، اور ایک ایسے ملک میں جو کم ترقی یافتہ ہو، قطعی طور پر ناممکن ہے۔ اس قدر پہلے جتنا کہ جنگ کا زمانہ، لینن نے سامراجی ریاستوں میں ناہموار ترقی کے قانون کی بنیاد پر موقع پرستوں کی مخالفت میں ایک ملک میں سوشلزم کی فتح کے بارے میں اپنے مزدور انقلاب کا نظریہ پیش کیا تھا، خواہ وہ ملک ایسا ہی کیوں نہ ہو جس میں سرمایہ داری کم ترقی یافتہ ہے۔

یہ جانی مانی بات ہے کہ اکتوبر انقلاب نے مزدور انقلاب کے لیننی نظریے کی درستگی کو مکمل طور پر ثابت کر دیا ہے۔

ایک ملک میں مزدور انقلاب کی کامیابی کے لیننی نظریے کی روشنی میں ٹراٹسکی کے "مسلسل انقلاب" کے معاملات کیا ہیں؟

آیئے ٹراٹسکی کے پمفلٹ "ہماراانقلاب (1906)" کو لیتے ہیں۔
ٹراٹسکی لکھتا ہے :
"یورپی مزدوروں کی جانب سے براہِ راست ریاستی مدد کے بغیر روس کا مزدور طبقہ خود کو اقتدار میں برقرار نہیں رکھ سکے گا اوراپنی عارضی حکمرانی کو پائیدار سوشلسٹ آمریت میں منتقل نہیں کرسکے گا۔ اس بات پر ایک لمحے کے لیے بھی شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ "
اس اقتباس کا کیا مطلب ہے؟ اس بات کا مطلب ہے کہ ایک ملک میں سوشلزم کی فتح، اس معاملے میں روس (میں سوشلزم کی فتح) "یورپی مزدوروں کی براہِ راست ریاستی مدد کے بغیر" ناممکن ہے، یعنی جب تک یورپی مزدور ریاستی اقتدار حاصل نہ کرلے۔
اس "نظریے" میں اور "علیحدہ سے ایک سرمایہ دار ملک میں" سوشلزم کی فتح کے امکان کے لیننی نظریے میں کیا بات مشترک ہے؟
صاف ظاہر ہے کہ ان میں کچھ بھی مشترک نہیں۔
لیکن، آیئے یہ فرض کرلیتے ہیں کہ ٹراٹسکی کا پمفلٹ، جو 1906 میں شائع ہوا، ایک ایسے وقت جب ہمارے انقلاب کے کردار کا تعین کرنا مشکل تھا، نادانستگی میں کی گئی غلطیوں پر مشتمل تھا اور یہ بعد کے دور میں ٹراٹسکی کے خیالات سے مکمل طور پر مطابقت نہیں رکھتا۔ آیئے ٹراٹسکی کے لکھے ہوئے ایک اور پمفلٹ کا جائزہ لیں، اس کے "امن پروگرام" کا، جو 1917 کے اکتوبر انقلاب سے پہلے شائع ہوا تھا اور جسے اب دوبارہ (1924 میں) اس کی کتاب "1917 کا سال" میں شائع کیا گیا ہے۔ اس پمفلٹ میں ٹراٹسکی ایک ملک میں سوشلزم کی فتح کے بارے میں لینن کے مزدور انقلاب کے نظریے پر تنقید کرتا ہے اور اس کی مخالفت میں متحدہ یورپی ریاستوں (یونائیٹڈ اسٹیٹس آف یورپ) کا نعرہ آگے بڑھاتا ہے۔ وہ دعوی کرتا ہے کہ ایک ملک میں سوشلزم کی فتح ناممکن ہے، کہ سوشلزم کی فتح صرف یورپ کے متعدد بڑے ملکوں (برطانیہ، روس اور جرمنی) کی فتح کے طور پر ہی ممکن ہے، جو ریاستہائے متحدہ یورپ میں جمع

ہو جائیں؛ بصورتِ دیگر یہ ہر گز ممکن نہیں۔ وہ بالکل صاف کہتا ہے کہ "جرمنی میں انقلاب کے بغیر، روس یا برطانیہ میں فتحیاب انقلاب، یا اس کے برعکس، نا قابلِ تصور ہے۔ "

ٹراٹسکی کہتا ہے کہ "ریاستہائے متحدہ یورپ کے نعرے کے خلاف پیش کی گئی واحد کم و بیش ٹھوس تاریخی دلیل، سوئس سوشل ڈیموکریٹ (اس وقت بالشویکوں کا مرکزی رسالہ) میں اس جملے میں پیش کی گئی ہے: "ناہموار معاشی اور سیاسی ترقی سرمایہ داری کا ایک مطلق قانون ہے۔" اس سے سوشل ڈیموکریٹ (رسالہ) یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ ایک ملک میں سوشلزم کی فتح ممکن ہے، کہ اس لیے ریاستہائے متحدہ یورپ کے قیام کے لیے ہر علیحدہ ملک میں مزدور آمریت کو فرض کرنے کا جواز نہیں ہے۔ کہ مختلف ملکوں میں سرمایہ دارانہ ترقی ناہموار ہے ایک مکمل طور پر نا قابلِ تردید دلیل ہے۔ لیکن یہ ناہمواری بذاتِ خود شدید ناہموار ہے۔ برطانیہ، جرمنی، آسٹریا، فرانس کی سرمایہ دارانہ سطح ایک جیسی نہیں ہے۔ لیکن افریقہ اور ایشیاء کے مقابلے میں یہ تمام ملک سرمایہ دار "یورپ" کی نمائندگی کرتے ہیں جو سماجی انقلاب کے لیے پک کر تیار ہو چکا ہے۔ کہ اپنی جدوجہد میں کسی بھی ملک کو دوسروں کا "انتظار" بالکل نہیں کرنا چاہیے ایک بالکل ابتدائی سوچ ہے جس کو دہرانا اس لیے ضروری اور مفید ہے تا کہ بیک وقت عالمی عمل کے خیال کی جگہ عارضی بین الاقوامی بے عملی کا خیال نہ لے لے۔ دوسروں کا انتظار کیے بغیر، ہم اپنی جدوجہد کو قومی سطح پر شروع کرتے ہیں اور جاری رکھتے ہیں، اس بھرپور اعتماد کے ساتھ کہ ہماری پیش قدمی دوسرے ملکوں میں جدوجہد کو مہمیز دے گی؛ لیکن اگر ایسا نہیں ہوتا تو یہ سوچنا ناممکن ہو گا، جیسا کہ تاریخی تجربہ اور نظریاتی غوروخوص ثابت کرتے ہیں، کہ مثال کے طور پر، ایک انقلابی روس رجعت پرست یورپ کے سامنے کھڑا رہ سکے گا یا یہ کہ ایک سوشلسٹ جرمنی، علیحدگی کے ساتھ سرمایہ دار دنیا میں وجود رکھ سکے گا۔ "

جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں، ہمارے سامنے یورپ کے اہم ملکوں میں سوشلزم کی بیک وقت فتح کا وہی نظریہ ہے جو اصولی طور پر ایک ملک میں سوشلزم کی فتح کے بارے میں انقلاب کی لیننی تھیوری کو مسترد کرتا ہے۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ سوشلزم کی "حتمی" فتح کے لیے، پرانے نظام کی بحالی کے خلاف "مکمل" ضمانت کے لیے، متعدد ملکوں کے مزدوروں کی متحدہ کاوشیں ضروری ہیں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یورپ کے مزدوروں کی جانب سے ہمارے انقلاب کی حمایت کے بغیر، روس کا مزدور طبقہ عمومی حملے کے خلاف کھڑا نہیں رہ سکتا تھا، اسی طرح جس طرح روس میں انقلاب کی جانب سے مغرب کی انقلابی تحریک کی حمایت کے بغیر مؤخر الذکر اس رفتار سے ترقی نہیں کر سکتی تھی جس رفتار سے یہ روس میں مزدور آمریت کے قیام کے بعد ترقی کرنا شروع ہوگئی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ہمیں حمایت کی ضرورت ہے۔ لیکن مغربی یورپ کے پرولتاریہ کی جانب سے ہمارے انقلاب کی حمایت میں کیا مضمر ہے؟ کیا ہمارے انقلاب کے لیے یورپی مزدوروں کی ہمدردی، حملہ آور ہونے کے سامراجی منصوبوں کو ناکام بنادینے کے لیے ان کا عزم، کیا یہ سب کچھ حمایت نہیں ہے، حقیقی امداد نہیں ہے؟ بے شک یہ ہے۔ نہ صرف یورپی مزدوروں کی جانب سے بلکہ کالونیل اور منحصر ملکوں کی جانب سے بھی، اس حمایت، اس امداد کے بغیر، روس میں مزدور آمریت پر بہت دباؤ ہوتا۔ کیا اب تک یہ ہمدردی اور امداد، ہماری سرخ فوج کی قوت کے ساتھ اور روس کے مزدوروں اور کسانوں کی جانب سے اپنی سوشلسٹ ارضِ وطن کے آخری حد تک دفاع کی تیاری، کیا یہ سب سامراجیوں کے حملوں کو مار بھگانے کے لیے اور (سوشلسٹ) تعمیر کے سنجیدہ کام کے لیے درکار ضروری حالات کے لیے کافی نہیں رہا ہے؟ ہاں یہ کافی رہا ہے۔ کیا یہ ہمدردی زیادہ مضبوط ہو رہی ہے، یا یہ تحلیل ہو رہی ہے؟ بلاشک وشبہ یہ مضبوط ہو رہی ہے۔ چنانچہ، کیا ہمارے پاس موافق حالات ہیں، نہ صرف سوشلسٹ معیشت کو منظم کرنے کے عمل کو آگے دھکیلنے کے لیے بلکہ اپنی باری پر مغربی یورپی مزدوروں اور مشرق کے مظلوم لوگوں کو امداد فراہم کرنے کے لیے؟ ہاں، ہمارے پاس یہ ہیں۔ روس میں مزدور آمریت کی تاریخ کے سات سالوں نے زبردست انداز سے یہ بات ثابت کی ہے۔ کیا اس بات سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے ملک میں محنت کے جوش وخروش کی زبردست لہر پہلے ہی ابھر چکی ہے؟ نہیں، اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اس سب کے بعد، ٹراٹسکی کے اس دعوے کی کیا اہمیت ہے کہ انقلابی روس رجعت پرست یورپ کے سامنے کھڑا نہیں رہ سکتا؟

اس کا مطلب صرف یہ ہے: پہلا یہ کہ ٹراٹسکی ہمارے انقلاب کی دائمی قوت کو تسلیم نہیں کرتا؛ دوسرا یہ کہ ٹراٹسکی ہمارے انقلاب کو مغرب کے مزدوروں اور مشرق کے کسانوں کی جانب سے دی جانے والی اخلاقی حمایت کی لامحدود اہمیت کو نہیں سمجھتا؛ تیسرا یہ کہ ٹراٹسکی اس اندرونی کمزوری کا احساس نہیں کرتا جو آج سامراج کو اندر سے کھا رہی ہے۔

مزدور انقلاب کے لیننی نظریے پر اپنی تنقید میں بہک کر ٹراٹسکی نے اپنے پمفلٹ "امن پروگرام" میں، جو 1917 میں شائع ہوا، اور پھر دوبارہ 1924 میں، نا سمجھی میں خود کو کاری ضرب لگائی۔

لیکن شاید یہ پمفلٹ بھی پرانا ہو چکا ہے اور کسی ایک یا دوسری وجہ سے ٹراٹسکی کے موجودہ خیالات سے مطابقت نہیں رکھتا؟ آیئے اس کی بعد کی لکھی گئی تحریروں کو لیتے ہیں، جو ایک ملک میں، روس میں، مزدور انقلاب کی فتح کے بعد لکھی گئیں۔ مثال کے طور پر ہم ٹراٹسکی کا "پسِ لفظ" لیتے ہیں جو 1922 میں اس کے پمفلٹ "امن پروگرام" کے لیے لکھا گیا تھا۔ یہ ہے وہ جو وہ اس پمفلٹ میں کہتا ہے :

"امن پروگرام میں کئی بار دوہرایا جانے والا یہ دعوی کہ مزدور انقلاب قومی حدود میں فتح حاصل نہیں کر سکتا، ہماری سوویت جمہوریہ کے تقریبا پانچ سالہ تجربے سے شاید کچھ قارئین کو رد ہوتا دکھائی دے گا۔ لیکن اس قسم کا نتیجہ اخذ کرنا غلط ہو گا۔ یہ حقیقت کہ ایک ملک میں مزدور ریاست، اور وہ بھی ایک پسماندہ ملک میں، پوری دنیا کے خلاف ڈٹ کر کھڑی رہی ہے، یہ مزدور طبقے کی زبردست طاقت کو ثابت کرتی ہے، جو دیگر، زیادہ ترقی یافتہ، زیادہ مہذب ملکوں میں یقینا معجزے کر دکھانے کے قابل ہو گی۔ لیکن جبکہ ہم نے عسکری اور سیاسی لحاظ سے ایک ریاست کے طور پر زمین پر اپنے قدم مضبوطی سے جمائے رکھے ہیں، ہم ابھی تک سوشلسٹ معاشرے کی تخلیق تک نہیں پہنچے اور نہ ہم نے اس تک پہنچنے کا ابھی آغاز کیا ہے۔ جب تک دوسرے یورپی ملکوں میں سرمایہ دار طبقہ برسرِ اقتدار رہتا ہے، ہم معاشی علیحدگی کے خلاف اپنی جدوجہد میں ہمیشہ سرمایہ دار دنیا کے ساتھ معاہدے کرنے پر مجبور رہیں گے؛ اسی دوران

یہ بھی یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ معاہدے ہماری معاشی خرابیوں کو تھوڑا بہت بہتر کرنے میں، کوئی ایک یا دوسرا اقدام کرنے میں، ہماری مدد کے سوا کچھ اور نہیں کر سکتے، لیکن روس میں سوشلسٹ معیشت کی حقیقی ترقی صرف بڑے یورپی ملکوں میں مزدوروں کی فتح کے بعد ہی ممکن ہو گی۔ "

اس طرح ٹراٹسکی حقیقت کے خلاف بولنے کا گناہ کرتا ہے اور ڈھٹائی کے ساتھ اپنے "مسلسل انقلاب" کو بالآخر ڈوبنے سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔

ایسا ظاہر ہوتا ہے، چاہے آپ جتنی توڑ مروڑ کریں، کہ ہم نہ صرف اب تک سوشلسٹ معاشرے کی تخلیق تک نہیں "پہنچے" بلکہ اب تک ہم نے اس جانب "پہنچنے کا آغاز" بھی نہیں کیا ہے۔ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ لوگ "سرمایہ دار دنیا سے معاہدوں" کی آس لگائے ہوئے ہیں، لیکن یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ان معاہدوں سے کچھ حاصل نہیں ہو گا؛ کیونکہ، آپ چاہے جتنی توڑ مروڑ کریں، "سوشلسٹ معیشت کی حقیقی ترقی" تب تک ممکن نہیں ہو گی جب تک "بڑے یورپی ملکوں کا پرولتاریہ" فتح حاصل نہ کر لے۔

خوب، تو پھر چونکہ مغرب میں اب تک فتح حاصل نہیں ہوئی، اس لیے روس میں انقلاب کے پاس واحد "انتخاب" یہ بچتا ہے: یا تو گل سڑ کر ختم ہو جائے یا سرمایہ دارانہ ریاست میں تنزل کرے۔

یہ کوئی حادثہ نہیں ہے کہ پچھلے دو سالوں سے ٹراٹسکی ہماری پارٹی کی "تنزلی" کی بات کر رہا ہے۔

اس عجیب "نظریے" کو "ایک ملک میں سوشلزم کی فتح" کے لیننی نظریے سے کیسے ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے؟

اس عجیب "قیاس" کو کس طرح لینن کے اس خیال کے ساتھ مطابقت میں لایا جا سکتا ہے کہ نئی اقتصادی پالیسی ہمیں "سوشلسٹ معیشت کی بنیادیں تعمیر کرنے کے" قابل بنائے گی؟

اس "مسلسل" ناامیدی کو کس طرح، مثال کے طور پر، لینن کے ان مندرجہ ذیل الفاظ سے مطابقت میں لایا جا سکتا ہے:

"سوشلزم اب مزید مستقبل بعید کا معاملہ یا ایک تجریدی تصویر یا شبیہ نہیں ہے۔ ہم اب تک شبیہوں کے بارے میں اپنی پرانی آراء برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ ہم سوشلزم کو روزمرہ کی زندگی میں گھسیٹ لائے ہیں

اور یہیں ہمیں لازماً اپنا راستہ تلاش کرنا ہے۔ آج یہ ہمارا فریضہ ہے، ہمارے عہد کا فریضہ۔ مجھے اس یقین کے اظہار کے ساتھ اپنی بات ختم کرنے کی اجازت دیجیے کہ یہ فریضہ مشکل ہو سکتا ہے، ہمارے پرانے فرائض کے مقابلے میں یہ نیا ہو سکتا ہے، اور کوئی مسئلہ نہیں کہ یہ کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو، ہم سب ایک دن میں نہیں بلکہ کئی سالوں کے عرصے میں، ہم سب مل کر اسے نبھائیں گے خواہ کچھ بھی ہو جائے تاکہ نیپ کا روس سوشلسٹ روس بن جائے۔" (دیکھیے "ماسکو سوویت کے توسیعی اجلاس میں تقریر")۔

ٹراٹسکی کی اس "مسلسل" مایوسی کو کس طرح، مثال کے طور پر، لینن کے ان مندرجہ ذیل لفظوں سے مطابقت میں لایا جاسکتا ہے :

"در حقیقت، بڑے پیمانے کے زرائع پیداوار پر ریاستی اقتدار، مزدور طبقے کے ہاتھ میں ریاستی اقتدار، اس مزدور طبقے کا دسیوں لاکھوں چھوٹے اور بہت چھوٹے کسانوں سے اتحاد، مزدور طبقے کی جانب سے کسانوں کی یقینی قیادت وغیرہ، کیا یہی وہ سب کچھ نہیں ہے جو کوآپریٹوز (امدادِ باہمی کی انجمن) کے زریعے اور صرف کوآپریٹوز کے زریعے ایک مکمل سوشلسٹ معاشرہ تعمیر کرنے کے لیے ضروری ہے، جسے ہم پہلے خوانچہ فروشی کے طور پر حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے، اور جسے ایک مخصوص زاویے سے، نیپ کے تحت، ہمیں اب بھی حقارت کی نظر سے دیکھنے کا حق حاصل ہے؟ کیا یہی وہ سب کچھ نہیں جو ایک مکمل سوشلسٹ معاشرہ تعمیر کرنے کے لیے ضروری ہے؟ یہ اب تک سوشلسٹ معاشرے کی تعمیر نہیں ہے، لیکن یہی وہ سب کچھ ہے جو اس تعمیر کے لیے ضروری ہے۔" (دیکھیے "امدادِ باہمی پر")۔

یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ دو خیالات غیر موافق ہیں اور انہیں ایک دوسرے سے ہم آہنگ نہیں کیا جاسکتا۔ ٹراٹسکی کا "مسلسل انقلاب" مزدور انقلاب کے لیننی نظریے کی تردید ہے؛ اسی طرح، مزدور انقلاب کا لیننی نظریہ ٹراٹسکی کے "مسلسل انقلاب" کے نظریے کی تردید ہے۔

ہمارے انقلاب کی صلاحیت اور قوت پر عدم اعتماد، ہمارے مزدور طبقے کی صلاحیت اور قوت پر عدم اعتماد، یہ ہے وہ خاصیت جو "مسلسل انقلاب" کے نظریے کی بنیاد ہے۔

اب تک "مسلسل انقلاب" کے نظریے کے صرف ایک پہلو پر دھیان دیا گیا ہے، یعنی کسان تحریک کی انقلابی صلاحیتوں پر عدم اعتماد۔ اب انصاف کا تقاضا ہے کہ اس میں دوسرے پہلو کو شامل کیا جائے، یعنی روسی مزدور طبقے کی صلاحیتوں اور قوت پر عدم اعتماد۔

ٹراٹسکی کے اس نظریے میں اور اس عمومی منشویک نظریے میں کیا فرق ہے کہ ایک ملک میں سوشلزم کی فتح، اور ایک پسماندہ ملک میں، اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ مزدور انقلاب "مغربی یورپ کے بڑے ملکوں میں" ابتدائی فتح حاصل نہیں کر لیتا؟

بنیادی طور پر ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ٹراٹسکی کے "مسلسل انقلاب" کا نظریہ منشویزم کی ہی ایک قسم ہے۔

کچھ عرصے سے ہماری پریس میں ایسے گلے سڑے، دوغلے لوگ نمودار ہوئے ہیں جو "مسلسل انقلاب" کے نظریے کو جعلسازی کے ساتھ ایسا نظریہ بتاتے ہیں جو لینن ازم سے مطابقت رکھتا ہے۔ یقینا، وہ کہتے ہیں کہ 1905 میں یہ نظریہ بیکار ثابت ہوا؛ لیکن اس وقت ٹراٹسکی نے یہ غلطی کی کہ وہ 1905 پر اس چیز کا اطلاق کرنے میں بہت آگے نکل گیا جس کا اطلاق اس وقت نہیں کیا جا سکتا تھا۔ لیکن بعد میں جب انقلاب کو پختہ ہونے کا وقت ملا، تب ٹراٹسکی کا نظریہ کافی موزوں ثابت ہوا۔ یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ ان منافقوں کا سرغنہ رادیک ہے۔ اگر آپ چاہیں تو یہ ہے وہ بات جو وہ کہتا ہے :

"جنگ نے کسانوں کے درمیان، جو زمین اور امن کا مطالبہ کر رہے تھے، اور پیٹی بورژواز پارٹیوں کے درمیان، خلیج پیدا کر دی: جنگ نے کسان طبقے کو مزدور طبقے اور اس کے ہراول دستے، بالشویک پارٹی، کی قیادت کے ماتحت کر دیا۔ اس نے مزدوروں اور کسانوں کی آمریت کو نہیں بلکہ مزدوروں کی ایسی آمریت کو ممکن بنایا جس کا انحصار کسانوں پر تھا۔ روزا لکسمبرگ اور ٹراٹسکی نے 1905 میں لینن کے خلاف جو کہا تھا (یعنی "مسلسل انقلاب"، جے۔ اسٹالن)، وہ درحقیقت تاریخی ارتقاء کا دوسرا مرحلہ ثابت ہوا۔ "

یہاں ہر بیان ایک غلط بیانی ہے۔ یہ سچ نہیں ہے کہ "مسلسل انقلاب" کا نظریہ، جس کا ذکر کرنے سے رادیک شرمناک پرہیز کرتا ہے، روزا لکسمبرگ اور ٹراٹسکی نے 1905 میں پیش کیا تھا۔ درحقیقت، یہ نظریہ پاروس اور ٹراٹسکی نے پیش کیا تھا۔ اب، دس مہینے بعد، وہ خود کو درست کرتا ہے اور "مسلسل انقلاب" کے نظریے کے لیے پاروس پر کڑی نکتہ چینی کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ لیکن انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ رادیک، پاروس کے شریکِ کار، ٹراٹسکی، پر بھی کڑی نکتہ چینی کرے۔
یہ سچ نہیں ہے کہ "مسلسل انقلاب" کا نظریہ جسے 1905 کے انقلاب نے مسترد کر دیا تھا وہ "تاریخی ارتقاء کے دوسرے مرحلے" پر درست ثابت ہوا، یعنی اکتوبر انقلاب کے دوران۔ اکتوبر انقلاب کے پورے سفر نے، اس کی تمام ترقی نے، "مسلسل انقلاب" کے نظریے کے قطعی دیوالیہ پن کو اور لینن ازم کی بنیادوں کے ساتھ اس کے قطعی عدم موافقت کو عملی طور پر ثابت کر دکھایا ہے۔
میٹھی تقریریں اور سڑا ہوا دوغلا پن لینن ازم اور "مسلسل انقلاب" کے نظریے کے درمیان وسیع خلیج کو چھپا نہیں سکتے۔

3۔ اکتوبر کی تیاری کے دور میں بالشویکوں کی حکمتِ عملی کی بعض نمایاں خاصیتیں

اکتوبر انقلاب کی تیاری کے عرصے کے دوران بالشویکوں نے جو حکمتِ عملیاں اپنائیں ان کی خصوصی طور پر چند اہم خاصیتیوں کے بارے میں صحیح طرح سمجھنا ضروری ہے۔ سب سے بڑھ کر اسے سمجھنا اس لیے ضروری ہے کہ بالشویکوں کی حکمتِ عملیوں کے بارے میں متعدد پمفلٹوں میں ان خاصیتوں کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔
یہ خصوصیات کیا ہیں؟
پہلی نمایاں خاصیت۔ اگر کوئی ٹراٹسکی کو سنے تو یہی سمجھے گا کہ اکتوبر کی تیاری کی تاریخ کے صرف دو ادوار تھے: جاسوسی کا دور اور بغاوت کا دور، اور یہ کہ باقی سب باتیں برے لوگوں نے پھیلائی ہیں۔ 1917 میں اپریل کا مظاہرہ کیا تھا؟ ٹراٹسکی کہتا ہے کہ "اپریل کا مظاہرہ، جو حد سے زیادہ "لیفٹ" کی طرف چلا گیا،

وہ جاسوسی کا ایک حملہ تھا جس کا مقصد عوامی کیفیت کا اور سوویتوں کی اکثریت کے ساتھ عوامی رشتے کا اندازہ لگانا تھا۔" اور 1917 کا جولائی مظاہرہ کیا تھا؟ ٹراٹسکی کی رائے میں، "یہ بھی، درحقیقت ایک اور، زیادہ وسیع، جاسوس حملہ تھا، تحریک کے ایک نئے اور بلند تر مرحلے پر۔" یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ 1917 میں جون مظاہرہ، جسے ہماری پارٹی کے مطالبے پر منظم کیا گیا تھا، اسے بھی ٹراٹسکی کے خیال کے مطابق، اسی طرح "جاسوسی" قرار دینا چاہیے۔

اس بات سے ایسا لگے گا کہ اتنا پہلے جتنا کہ مارچ 1917، بالشویکوں کے پاس مزدوروں اور کسانوں کی ایک سیاسی فوج تیار تھی اور اگر وہ اپریل، جون یا جولائی میں اسے بغاوت کے لیے میدانِ عمل میں نہیں لائے، بلکہ صرف "جاسوسی" میں مشغول رہے، تو اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ "جاسوسی سے حاصل کی گئی معلومات" اس وقت ساز گار نہیں تھیں۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہماری پارٹی کی سیاسی حکمتِ عملیوں کے بارے میں یہ حد سے زیادہ سادہ خیال اس الجھن سے زیادہ کچھ نہیں جس میں عام فوجی حکمت عملیوں کو بالشویکوں کی انقلابی حکمتِ عملیوں کے ساتھ گڈمڈ کیا جارہا ہے۔

درحقیقت، یہ تمام مظاہرے بنیادی طور پر عوام کے خودرو دباؤ کا نتیجہ تھے، اس حقیقت کا نتیجہ کہ جنگ کے خلاف لوگوں کا غصہ نکتۂ ابال تک پہنچ گیا تھا اور سڑکوں پر اپنا اخراج چاہتا تھا۔

درحقیقت، اس وقت پارٹی کا فریضہ یہ تھا کہ وہ بالشویکوں کے نعروں کی مطابقت میں عوام کے ان خودرو مظاہروں کو شکل دے اور ان کی قیادت کرے۔

درحقیقت، مارچ 1917 میں بالشویکوں کے پاس کوئی سیاسی فوج تیار نہیں تھی، اور نہ ہی ہو سکتی تھی۔ بالشویکوں نے اس فوج کی تعمیر صرف 1917 میں اپریل اور اکتوبر کے دوران طبقات کے تنازعات اور جدوجہد کے عرصے کے دوران کی (اور اکتوبر 1917 تک وہ بالآخر اسے تیار کر چکے تھے)، اپریل کے مظاہرے کے زریعے، جون اور جولائی کے مظاہروں کے زریعے، شہری اور ضلعی اسمبلیوں کے انتخابات کے زریعے، (جنرل) کورنیلوف کی بغاوت کے خلاف جدوجہد کے زریعے، اور سوویتوں کو جیتنے کے

زریعے۔ ایک فوجی قیادت جنگ اس وقت شروع کرتی ہے جب اس کے پاس فوج تیار ہو، جبکہ پارٹی کو جدوجہد کے دوران، طبقاتی لڑائیوں کے دوران، اپنی فوج خود تیار کرنا ہوتی ہے، جب عوام خود اپنے تجربے کے نتیجے میں پارٹی کے نعروں اور پالیسی کے درست ہونے کے قائل ہوتے ہیں۔

یقیناہر ایسے مظاہرے نے اس دوران ان میں شریک قوتوں کے پنہاں باہمی رشتوں پر کسی حد تک روشنی ڈالی، جاسوسی کی کچھ معلومات فراہم کیں، لیکن اس طرح جاسوسی سے معلومات حاصل کرنا ان مظاہروں کا مقصد نہیں تھا، بلکہ اس عمل کا فطری نتیجہ تھا۔

اکتوبر میں بغاوت سے پہلے کے واقعات کا تجزیہ کرتے ہوئے اور ان کا موازنہ ان واقعات سے کرتے ہوئے جو اپریل سے جولائی کے عرصے میں ہوئے، لینن کہتا ہے :

"صورتحال اب ہرگز وہ نہیں ہے جو 20 اور 21 اپریل کو، 9 جون یا 3 جولائی کو تھی؛ کیونکہ اس وقت خود روجوش تھا جس کا ادراک، کرنے میں ہم، پارٹی کے طور پر، یا تو ناکام رہے (اپریل 20)، یا ہم نے اسے قابو کرنے اور پرامن مظاہرے میں بدلنے کی (جون 9 اور جولائی 3) کوشش کی۔ کیونکہ اس وقت ہم مکمل طور پر اس بات سے آگاہ تھے کہ سوویتیں تب تک ہماری نہیں ہوئی تھیں، کہ کسان تب بھی لیبر-ڈان-چیرنوف کے راستے پر بھروسہ کرتے تھے، ہمارے راستے (بغاوت) پر نہیں، اور یہ کہ، نتیجتاً، ہمارے پیچھے لوگوں کی اکثریت نہیں ہوسکتی تھی، اور اسی لیے بغاوت کرنا قبل ازوقت تھا۔ (دیکھیے "رفیقوں کے نام خطوط")۔

یہ بات صاف ہے کہ "جاسوسی" کسی کو زیادہ دور تک نہیں لے جاتی۔

یقینا، یہ "جاسوسی" کا معاملہ نہیں تھا بلکہ مندرجہ ذیل تھا :

1۔ اکتوبر کی تیاری کے پورے دور میں پارٹی نے ہمیشہ اپنی جدوجہد کے لیے عوامی انقلابی تحریک کے خودرو ابھار پر انحصار کیا؛

2۔ اس ابھار پر انحصار کرنے کے دوران، اس نے تحریک میں اپنی غیر منقسم قیادت کو برقرار رکھا؛

3۔ تحریک کی اس قیادت نے اسے عوامی سیاسی فوج تشکیل دینے میں مدد دی؛

4۔ اس پالیسی کا لازمی نتیجہ یہی تھا کہ اکتوبر کی تیاری کے تمام عمل کی قیادت ایک پارٹی کے ماتحت، بالشویک پارٹی کے ماتحت آجائے؛

5۔ اکتوبر کی اس تیاری نے، اپنی باری میں، یہ ممکن بنادیا کہ اکتوبر کی بغاوت کے نتیجے میں، اقتدار ایک پارٹی کے ہاتھ میں، بالشویک پارٹی کے ہاتھ میں مجتمع ہوگیا۔

چنانچہ، اکتوبر کی تیاری میں ایک پارٹی کی، کمیونسٹ پارٹی کی، غیر منقسم قیادت کا بنیادی عنصر - یہ ہے اکتوبر انقلاب کی نمایاں خاصیت، یہ ہے اکتوبر کی تیاری کے عرصے میں بالشویکوں کی حکمتِ عملی کی پہلی نمایاں خاصیت۔

اس بات کو بمشکل ثبوت کی ضرورت ہے کہ بالشویکوں کی حکمتِ عملی کی اس خاصیت کے بغیر سامراجی حالات میں مزدور آمریت کی فتح ناممکن ہوتی۔

اس معاملے میں اکتوبر انقلاب، 1871 میں فرانس کے انقلاب، سے مفید طور پر مختلف ہے جہاں قیادت دو پارٹیوں میں تقسیم تھی، اور دونوں میں سے کسی کو بھی کمیونسٹ پارٹی نہیں کہا جا سکتا تھا۔

دوسری نمایاں خاصیت۔ اکتوبر کی تیاری، لہذا، ایک پارٹی، بالشویک پارٹی کی قیادت میں ہوئی۔ لیکن پارٹی نے یہ قیادت کس طرح کی، مؤخر الذکر (قیادت) کس راہ پر چلی؟ یہ قیادت انقلابی پھوٹ کے عرصے میں سب سے خطرناک گروہوں کو، سمجھوتے بازی کرنے والی پارٹیوں کو علیحدہ کرنے کی راہ پر، منشویک اور سوشلسٹ انقلابیوں کو علیحدہ کرنے کی راہ پر چلی۔

لینن ازم میں حکمتِ عملی کا بنیادی اصول کیا ہے؟

یہ مندرجہ ذیل کو تسلیم کرنا ہے :

1۔ سمجھوتے بازی کرنے والی پارٹیاں قریب ہوتی انقلابی پھوٹ کے دور میں انقلاب کے دشمنوں کی سب سے خطرناک سماجی امداد ہوتی ہیں؛

2۔ انہیں دیوار سے لگائے بغیر یہ ناممکن ہے کہ دشمن (زارشاہی اور سرمایہ دار) کا تختہ الٹا جائے؛

3۔ انقلاب کی تیاری کے عرصے میں اہم ہتھیاروں کا رخ، لہذا، ان پارٹیوں کو علیحدہ کرنے کی جانب، محنت کش عوام کے وسیع حلقوں کو ان سے الگ کر کے خود حاصل کرنے کی جانب ہونا چاہیے؛

زار شاہی کے خلاف جدوجہد کے عرصے میں، بورژوا جمہوری انقلاب (1915-16) کے عرصے میں، زارشاہی کی سب سے خطرناک سماجی امداد لبرل-مونارکسٹ پارٹی، کیڈٹ پارٹی تھی۔ کیونکہ یہ سمجھوتے بازی کی پارٹی تھی، زارشاہی اور عوامی اکثریت، یعنی مجموعی کسان طبقے کے درمیان سمجھوتے بازی کی پارٹی۔ قدرتی طور پر، اس وقت پارٹی نے اپنے بڑے حملوں کا رخ کیڈٹوں کی طرف رکھا، کیونکہ اگر کیڈٹ علیحدہ نہ ہوتے تو کسان طبقے اور زارشاہی کے درمیان دراڑ کی کوئی امید نہیں ہو سکتی تھی، اور جب تک یہ دراڑ یقینی نہ ہوتی تب تک انقلاب کی فتح کی کوئی امید نہیں ہو سکتی تھی۔ بہت سے لوگوں نے اس وقت بالشویک حکمتِ عملی کی اس نمایاں خاصیت کو نہیں سمجھا اور بالشویکوں پر حد سے زیادہ "کیڈٹوں کے خوف میں مبتلا" ہونے کا الزام لگایا؛ ان کا دعوی تھا کہ بالشویکوں کے ساتھ کیڈٹوں کے خلاف جدوجہد نے اصل دشمن، یعنی زارشاہی، کے خلاف جدوجہد کو "نظر انداز" کر دیا ہے۔ لیکن یہ الزامات، جن کے لیے کوئی جواز نہیں تھا، بالشویک حکمت کو سمجھنے میں مکمل ناکامی کا انکشاف کرتے تھے، جو سمجھوتے بازی کرنے والی پارٹیوں کو دیوار سے لگانے کی بات کرتے تھے تاکہ بنیادی دشمن پر فتح کو سہولت دی جا سکے، اس عمل کو تیز کیا جا سکے۔

اس بات کو بمشکل ثبوت کی ضرورت ہے کہ اس حکمتِ عملی کے بغیر بورژوا جمہوری انقلاب میں مزدور طبقے کی اجارہ داری ناممکن ہوتی۔

اکتوبر کی تیاری کے عرصے میں متحارب قوتوں کے مابین کشش کا مرکز ایک اور میدان میں منتقل ہو گیا۔ زار جا چکا تھا۔ کیڈٹ پارٹی سمجھوتے باز قوت سے حکمران قوت میں، اقتدار کی سامراجی قوت میں، بدل گئی تھی، اب لڑائی زارشاہی اور عوام کے درمیان نہیں رہی تھی، بلکہ مزدوروں اور سرمایہ داروں کے درمیان تھی۔ اس عرصے میں پیٹی بورژوا جمہوری پارٹیاں، سوشلسٹ انقلابی اور منشویک پارٹیاں، سامراجیت کی سب سے خطرناک سماجی امداد تھیں۔ کیوں؟ کیونکہ تب یہ پارٹیاں سمجھوتے باز پارٹیاں

تھیں، محنت کش عوام اور سامراج کے درمیان سمجھوتے بازی کرنے والی پارٹیاں۔ قدرتی بات تھی کہ اس وقت بالشویکوں نے اپنے بڑے حملوں کا رخ ان پارٹیوں کی جانب کیا؛ کیونکہ اگر ان پارٹیوں کو علیحدہ نہ کیا جاتا تو سامراج اور محنت کش عوام کے درمیان دراڑ نہیں ڈالی جاسکتی تھی، اور جب تک یہ دراڑ یقینی نہ ہوتی تب تک سوویت انقلاب کی فتح کی کوئی امید نہ ہوتی۔ بہت سے لوگوں نے اس وقت بالشویک حکمتِ عملی کی اس نمایاں خاصیت کو نہیں سمجھا اور بالشویکوں پر سوشلسٹ انقلابیوں اور منشویکوں سے "حد سے زیادہ نفرت" کرنے کا اور بنیادی دشمن کو "بھول" جانے کا الزام لگایا؛ لیکن اکتوبر کی تیاری کا پورا دور شاندار انداز سے اس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے کہ صرف انہی حکمتِ عملیوں کو جاری رکھ کر ہی بالشویک اکتوبر انقلاب کی فتح کو یقینی بنا سکتے تھے۔

اس دور کی نمایاں خاصیت کسانوں کی محنت کش عوام کی مزید انقلابیت تھی، سوشلسٹ انقلابیوں اور منشویکوں سے ان کی ناامیدی تھی، ان پارٹیوں کو ان کا چھوڑ جانا تھا اور پرولتاریہ کو ایک ایسی مستقل مزاج انقلابی قوت جان کر اس کے گرد اکٹھا ہو جانا تھا جو ملک کو امن کی جانب لے جانے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ اس دور کی تاریخ ایک جانب منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں اور دوسری جانب بالشویکوں کے درمیان، کسان طبقے کی محنت کش عوام کے لیے، اس عوام کو اپنی جانب جیتنے کے لیے کی جانے والی جدوجہد سے عبارت ہے۔ اس جدوجہد کا فیصلہ اتحادی حکومت کے دور میں، کیرنسکی کے دور سے ہوا، سوشلسٹ انقلابیوں اور منشویکوں کی جانب سے زمینداروں کی زمین ضبط نہ کرنے سے ہوا، جنگ جاری رکھنے کے لیے سوشلسٹ انقلابیوں اور منشویکوں کی لڑائی سے ہوا، سرحد پر جون کے حملے سے ہوا، سپاہیوں کے لیے سزائے موت کا قانون جاری کرنے سے، کورنیلوف کی بغاوت سے ہوا۔ اور انہوں نے اس جدوجہد کا معاملہ مکمل طور پر بالشویک حکمتِ عملی کے حق میں طے کیا؛ کیونکہ اگر منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کو دیوار سے نہ لگایا جاتا تو سامراجیوں کی حکومت کا تختہ الٹنا ممکن نہیں تھا، اور اگر اس حکومت کا تختہ نہ الٹا جاتا تو پھر جنگ سے علیحدگی اختیار کرنا ممکن نہ ہوتا۔ منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کو دیوار سے لگانے کی پالیسی واحد درست پالیسی ثابت ہوئی۔

چنانچہ، اکتوبر کی تیاری کی بنیادی سمت کی حیثیت سے منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کو دیوار سے لگانے کی پالیسی، یہ بالشویک حکمتِ عملی کی دوسری نمایاں خاصیت تھی۔
اس بات کو بمشکل ثبوت کی ضرورت ہے کہ بالشویکوں کی حکمتِ عملی کی اس خاصیت کے بغیر، مزدور طبقے اور کسانوں کی محنت کش عوام کا اتحاد ہوا میں معلق رہ جاتا۔
یہ قابلِ زکر بات ہے کہ اپنی تصنیف "اکتوبر کے اسباق" میں ٹراٹسکی بالشویکوں کی حکمتِ عملیوں کی اس نمایاں خاصیت کے بارے میں کچھ بھی، تقریباکچھ بھی، نہیں کہتا۔

تیسری نمایاں خاصیت۔ چنانچہ، اکتوبر کی تیاری کی سمت متعین کرتے ہوئے پارٹی نے سوشلسٹ انقلابیوں اور منشویکوں کو دیوار سے لگانے کی راہ کو، مزدوروں اور کسانوں کی وسیع عوام کو ان سے الگ کر کے جیتنے کی راہ کو اپنایا۔ لیکن پارٹی نے کس قدر ٹھوس انداز سے اس علیحدگی کو عملی جامعہ پہنایا، کس شکل میں، کس نعرے کے تحت؟ اسے عوامی انقلابی تحریک کی شکل میں سوویتوں کے اقتدار کے لیے، "تمام اقتدار سوویتوں کو دو!" کے نعرے کے تحت انجام دیا گیا، ایک ایسی جدوجہد کے تحت جس میں سوویتیں عوام کو بغاوت کے اداروں میں منظم کرنے کے آلے سے، اقتدار کے اداروں میں منظم کرنے والے آلے میں بدل گئیں، یعنی نئے سوویت ریاستی اقتدار کے آلے میں تبدیل ہو گئیں۔
یہ سوویتیں ہی کیوں تھیں جنہیں بالشویکوں نے ایک ایسے بنیادی تنظیمی لیور (بیرم) کے طور پر حاصل کیا جو منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کو دیوار سے لگانے کے فریضے کو انجام دینے میں سہولت دے سکتا تھا، جو مزدور انقلاب کے آدرش کو آگے بڑھانے کے قابل تھا، اور جس کا مقدر تھا کہ وہ مزدور آمریت کی فتح کے لیے دسیوں لاکھوں محنت کش عوام کی قیادت کرے؟
سوویتیں کیاہیں؟.
لینن نے اتنا پہلے جتنا کہ ستمبر 1917، یہ کہا تھا کہ "سوویتیں ایک ایسا نیا ریاستی آلہ ہے جو سب سے پہلے مزدوروں اور کسانوں کی مسلح قوت فراہم کرتا ہے؛ اور یہ قوت عوام سے ٹوٹی ہوئی نہیں ہے، جیسا کہ

پرانی موجود فوج تھی، بلکہ عوام کے ساتھ قریب ترین طور پر جڑی ہوئی ہے۔ فوجی نکتۂ نظر سے یہ قوت پرانی قوتوں سے ناقابلِ موازنہ طور پر زیادہ طاقتور ہے؛ انقلابی نکتہ نظر سے کوئی اور چیز اس کی جگہ نہیں لے سکتی۔ دوسرا یہ کہ یہ آلہ عوام کے ساتھ، لوگوں کی اکثریت کے ساتھ، اتنی قریب، اس قدر پائیدار، اتنی آسانی سے قابلِ کنٹرول اور قابلِ تجدید جڑت فراہم کرتا ہے کہ پرانے ریاستی آلے میں اس سے دور کی مشابہت رکھنے والی بھی کوئی چیز نہیں تھی۔ تیسرا یہ کہ یہ آلہ اس حقیقت کے باوصف کہ اس کا عملہ کسی قسم کی افسر شاہانہ رسموں کے بغیر عوام کی مرضی سے انتخاب اور واپس بلا لیے جانے کا پابند ہے، پرانے کسی بھی آلے سے کہیں زیادہ جمہوری ہے۔ چوتھا یہ کہ یہ نہایت متفرق پیشوں کے ساتھ نہایت قریبی تعلق مہیا کرتا ہے اور اس طرح افسر شاہی کے بغیر گہری ترین اور متنوع ترین اصلاحات کو اختیار کرنے میں سہولت دیتا ہے۔ پانچواں یہ کہ یہ ہراول دستے کی تنظیم کی شکل فراہم کرتا ہے، یعنی مظلوم طبقوں کے سیاسی طور پر سب سے زیادہ باشعور، سب سے توانا اور سب سے زیادہ ترقی پسند حصوں کی، مزدوروں اور کسانوں کی، اور اس طرح ایک ایسا آلہ تشکیل دیتا ہے جس کے زریعے مظلوم طبقوں کا ہراول دستہ ان طبقوں کی تمام وسیع عوام کو اوپر اٹھا سکتا ہے، ان کی تعلیم و تربیت اور قیادت کر سکتا ہے، جو اب تک سیاسی زندگی سے، تاریخ سے، بہت الگ تھلگ رہے ہیں۔ چھٹا یہ کہ یہ پارلیمانیت کے فوائد کو فوری اور براہِ راست جمہوریت کے فوائد کے ساتھ مجتمع کرنے کو ممکن بناتا ہے، یعنی عوام کے منتخب نمائندوں میں مقننہ اور انتظامیہ دونوں کے فرائض کو متحد کرنا۔ سرمایہ دارانہ پارلیمانیت سے موازنہ کیا جائے تو یہ جمہوریت کی ترقی میں ایسی پیش رفت کی نمائندگی کرتا ہے جو عالمی پیمانے کی تاریخی اہمیت رکھتی ہے۔۔۔

"اگر عوام کے انقلابی طبقوں کی تخلیقی روح نے سوویتوں کو پیدا نہ کیا ہوتا تو روس میں مزدور انقلاب ایک مایوس کن معاملہ ہوتا؛ کیونکہ پرانے ریاستی آلے کے زریعے مزدور طبقہ بلاشک وشبہ اپنا اقتدار قائم نہیں رکھ سکتا تھا اور نئے آلے کو فوری طور پر تخلیق کرنا ممکن نہیں تھا۔ "

یہی وجہ تھی کہ بالشویکوں نے سوویتوں کو ایک ایسے بنیادی تنظیمی ربط کے طور پر حاصل کیا جو اکتوبر انقلاب کو منظم کرنے کے فریضے میں اور مزدوروں کے ریاستی اقتدار کے ایک نئے، طاقتور آلے کی تخلیق میں سہولت دے سکتا تھا۔

اپنی اندرونی ترقی کے نکتۂ نظر سے، "تمام اقتدار سوویتوں کو دو!" کا نعرہ دو مرحلوں سے گزرا: پہلا (دوہرے اقتدار کے عرصے کے دوران، جولائی میں بالشویکوں کی شکست تک) اور دوسرا (کورنیلوف کی بغاوت کی شکست کے بعد)۔

پہلے مرحلے کے دوران اس نعرے کا مطلب کیڈٹوں کے ساتھ منشویکوں اور انقلابی سوشلسٹوں کے اتحاد کو توڑنا، منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں پر مشتمل سوویت حکومت کی تشکیل (کیونکہ اس وقت سوویتیں منشویک اور سوشلسٹ انقلابی تھیں)، حزبِ اختلاف کے لیے آزادانہ احتجاج کا حق (یعنی بالشویکوں کے لیے)، اور سوویتوں کے اندر پارٹیوں کی آزاد جدوجہد، اس توقع کے ساتھ کہ اس جدوجہد کے زریعے بالشویک سوویتوں کا اختیار حاصل کرنے میں اور انقلاب کی پرامن ترقی کے دوران سوویت حکومت کی ساخت کو بدلنے میں کامیاب ہوں گے۔ یہ منصوبہ یقیناً مزدور آمریت کا اظہار نہیں کرتا تھا۔ لیکن اس نے بلاشبہ ان حالات کو تیار کرنے میں سہولت دی جو اس آمریت کے لیے درکار تھے؛ کیونکہ منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کو اقتدار میں لا کر اور انہیں مجبور کر کے کہ وہ اپنے رد انقلابی پلیٹ فارم پر عملدرآمد کریں، اس نے ان پارٹیوں کی اصل فطرت کی بے نقابی کو تیز کیا، ان کی علیحدگی کو اور عوام سے ان کے کٹ جانے کو تیز کیا۔ تاہم، جولائی میں بالشویکوں کی شکست نے اس پیش رفت میں رخنہ ڈال دیا، کیونکہ اس نے جرنیلوں اور کیڈٹوں کے رد انقلاب کو غالب کر دیا اور سوشلسٹ انقلابیوں اور منشویکوں کو اس ردِ انقلاب کی باہوں میں ڈال دیا۔ اس صورتحال نے پارٹی کو مجبور کیا کہ وہ "تمام اقتدار سوویتوں کو دو!" کے نعرے کو عارضی طور پر واپس لے صرف اس لیے کہ بعد میں تازہ انقلابی ابھار کے حالات میں اسے دوبارہ آگے بڑھا سکے۔

کورنیلوف کی بغاوت کی شکست نے دوسرا مرحلہ شروع کیا۔ "تمام اقتدار سوویتوں کو دو!" کا نعرہ دوبارہ فوری نعرہ بن گیا۔ لیکن اب اس نعرے کی پہلے مرحلے کے مقابلے میں مختلف معنویت تھی۔ اس کا جوہر بنیادی طور پر بدل چکا تھا۔ اب اس نعرے کا مطلب تھا سامراج سے مکمل علیحدگی اور بالشویکوں کو اقتدار کی منتقلی، کیونکہ سوویتوں کی اکثریت پہلے ہی بالشویک ہو چکی تھی۔ اب اس نعرے کا مطلب بغاوت کے زریعے مزدور آمریت کی جانب انقلاب کی براہِ راست رسائی تھی۔ اس سے بڑھ کر، اب اس نعرے کا مطلب مزدور آمریت کی تنظیم اور اسے ریاستی شکل دینا تھا۔

سوویتوں کو ریاستی اقتدار کے اداروں میں بدلنے کی حکمتِ عملیوں کی بے حساب اہمیت اس حقیقت میں ہے کہ وہ دسیوں لاکھوں لوگوں کی سامراجیت سے علیحدگی کا سبب بنیں، منشویک اور سوشلسٹ انقلابی پارٹیوں کو سامراجی آلے کی حیثیت سے بے نقاب کیا، اور عوام کو براہ راست راستے کے زریعے، جیسا کہ ہوا، مزدور آمریت تک لے آئیں۔

چنانچہ، سمجھوتے بازی کرنے والی پارٹیوں کو دیوار سے لگانے کے لیے اہم ترین شرط اور مزدور آمریت کی فتح کے لیے سوویتوں کو ریاستی اقتدار کے اداروں میں بدلنے کی پالیسی، یہ ہے اکتوبر کی تیاری میں بالشویکوں کی حکمتِ عملی کی تیسری نمایاں خاصیت۔

چوتھی نمایاں خاصیت۔ تصویر مکمل نہیں ہو گی اگر اہم اس سوال سے نہ نپٹیں کہ کیسے اور کیوں بالشویک اس قابل ہوئے کہ وہ اپنی پارٹی کے نعروں کو وسیع عوام کے نعروں میں بدل سکے، ایسے نعروں میں جس نے انقلاب کو آگے دھکیلا؛ کیسے اور کیوں وہ نہ صرف ہر اول دستے کو، اور نہ صرف مزدور طبقے کی اکثریت کو، بلکہ لوگوں کی اکثریت کو بھی، اپنی پالیسی کے صحیح ہونے پر قائل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

نکتہ یہ ہے کہ انقلاب کی فتح کے لیے، اگر یہ واقعی لوگوں کا انقلاب ہے جس میں دسیوں لاکھوں عوام شامل ہیں، صرف پارٹی کے نعرے کافی نہیں ہیں۔ انقلاب کی فتح کے لیے ایک اور ضروری شرط درکار

ہے، یعنی، عوام خود اپنے تجربے سے ان نعروں کی درستگی کے قائل ہو جائیں۔ صرف تب ہی پارٹی کے نعرے خود عوام کے نعرے بن جاتے ہیں۔ صرف تب ہی انقلاب حقیقی طور پر لوگوں کا انقلاب بنتا ہے۔
اکتوبر کی تیاری کے عرصے میں بالشویکوں کی حکمتِ عملیوں کی ایک نمایاں خاصیت یہ تھی کہ انہوں نے درست انداز سے ان راہوں اور موڑوں کا تعین کیا جو قدرتی طور پر عوام کو پارٹی کے نعروں کی جانب لے گئے، کہا جائے تو خود انقلاب کے دہانے تک لے گئے، تاکہ وہ خود اپنے تجربے سے ان نعروں کی درستگی کو محسوس کریں اور انہیں جانچیں۔ دوسرے لفظوں میں، بالشویکوں کی حکمتِ عملیوں کی ایک نمایاں خاصیت یہ ہے کہ وہ پارٹی کی قیادت کو عوام کی قیادت سے گڈمڈ نہیں کرتے؛ کہ وہ صاف طور پر اول الذکر قسم کی قیادت میں اور مؤخر الذکر قسم کی قیادت میں فرق کو دیکھتے ہیں، کہ وہ، لہذا، نہ صرف پارٹی کی قیادت کی بلکہ محنت کش لوگوں کی وسیع عوام کی قیادت کی سائنس کی ترجمانی بھی کرتے ہیں۔
بالشویک حکمتِ عملیوں کی اس خاصیت کے اظہار کی ایک واضح مثال قانون ساز اسمبلی کا اجلاس بلانے اور اسے تحلیل کرنے کا تجربہ فراہم کرتا ہے۔
یہ مشہور بات ہے کہ بالشویکوں نے "سوویتوں کی جمہوریت" کا نعرہ اتنا پہلے لگایا جتنا کہ اپریل 1917.
یہ مشہور بات ہے کہ قانون ساز اسمبلی سرمایہ دارانہ پارلیمان تھی، جو سوویتوں کی جمہوریہ کے اصولوں کے بنیادی طور پر خلاف تھی۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ بالشویک، جو سوویتوں کی جمہوریہ کی جانب پیش قدمی کر رہے تھے، انہوں نے بیک وقت یہ مطالبہ بھی کیا کہ قانون ساز اسمبلی فوری طور پر اپنا اجلاس طلب کرے؟ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ بالشویکوں نے نہ صرف الیکشن میں حصہ لیا بلکہ انہوں نے خود قانون ساز اسمبلی کا اجلاس منعقد کیا؟ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ بغاوت سے ایک مہینہ پہلے، پرانے سے نئے میں منتقلی کے دوران، بالشویکوں نے سوویتوں کی جمہوریہ اور قانون ساز اسمبلی کے عارضی ملاپ کے امکان پر غور کیا؟
یہ "ہوا" کیونکہ :
1۔ قانون ساز اسمبلی کا خیال آبادی کی وسیع عوام میں سب سے مقبول خیال تھا؛

2۔ قانون ساز اسمبلی کے فوری اجلاس کے نعرے نے عبوری حکومت کی ردانقلابی فطرت کو بے نقاب کیا؛

3۔ عوام کی نظر میں قانون ساز اسمبلی کے خیال کو بے وقعت کرنے کے لیے، یہ ضروری تھا کہ عوام کو زمین کے لیے، امن کے لیے، سوویتوں کے اقتدار کے لیے، اپنے مطالبوں کے ساتھ قانون ساز اسمبلی کی دیواروں تک لے جایا جائے، اور اس طرح انہیں حقیقی، براہ راست قانون ساز اسمبلی کے روبہ رو لایا جائے؛

4۔ صرف یہی چیز قانون ساز اسمبلی کی ردانقلابی فطرت اور اسے تحلیل کرنے کی ضرورت کے بارے میں عوام کو خود ان کے تجربے کے زریعے قائل کرنے میں مدد دے سکتی تھی؛

5۔ اس سارے عمل نے، قانون ساز اسمبلی کے خاتمے کے ایک وسیلے کی حیثیت سے، قدرتی طور پر، قانون ساز اسمبلی کے ساتھ سوویتوں کی جمہوریہ کے عارضی ملاپ کے امکان کو فرض کیا؛

6۔ ایسا ملاپ اگر اس شرط کے تحت ہوتا کہ تمام اقتدار سوویتوں کو منتقل کیا جائے تو یہ سوویتوں کے آگے صرف قانون ساز اسمبلی کی ماتحتی کا اظہار کرتا، سوویتوں کے ایک فالتو حصے میں اس کی منتقلی کا، اس کی بے درد معدومیت کا۔

اس بات کو بمشکل ثبوت کی ضرورت ہے کہ اگر بالشویک یہ پالیسی نہ اپناتے تو قانون ساز اسمبلی کی تحلیل اتنی ہموار نہ ہوتی، اور بعد ازاں "تمام اقتدار قانون ساز اسمبلی کو دو!" کے نعرے کے تحت منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کے اقدامات اس بری طرح ناکام نہ ہوتے۔

لینن کہتا ہے کہ "ہم نے روسی بورژوا پارلیمان، قانون ساز اسمبلی، کے الیکشن میں، ستمبر-نومبر 1917 میں حصہ لیا۔ کیا ہماری حکمتِ عملی ٹھیک تھی یا نہیں؟۔۔۔ کیا ہم روسی بالشویکوں کے پاس ستمبر-نومبر 1917 میں کسی بھی مغربی کمیونسٹ سے زیادہ یہ حق نہیں تھا کہ روس میں پارلیمانیت کو سیاسی طور پر متروک خیال کریں؟ یقیناً ہمارے پاس یہ حق تھا؛ کیونکہ نکتہ یہ نہیں ہے کہ سرمایہ دارانہ پارلیمان زیادہ یا کم وقت سے موجود رہی ہیں بلکہ یہ تھا کہ محنت کش لوگوں کے وسیع عوامی حلقے کس حد تک (نظریاتی،

سیاسی اور عملی طور پر) سوویت نظام کو قبول کرنے کے لیے اور سرمایہ دارانہ جمہوری پارلیمان کو تحلیل کرنے (یا اسے تحلیل کرنے کی اجازت دینے) کے لیے تیار ہیں۔ کہ بہت سے مخصوص حالات کی وجہ سے، شہروں کا محنت کش طبقہ اور روس کے کسان اور سپاہی، ستمبر-نومبر 1917 میں، سوویت نظام کو قبول کرنے اور سب سے زیادہ جمہوری بورژوا پارلیمانوں میں سے ایک کو تحلیل کرنے کے لیے غیر معمولی طور پر تیار تھے، یہ ایک ناقابل بحث اور تاریخی طور پر مکمل ثابت شدہ حقیقت ہے۔ تاہم بالشویکوں نے قانون ساز اسمبلی کا بائیکاٹ نہیں کیا، بلکہ الیکشن میں حصہ لیا، مزدوروں کے ہاتھوں اقتدار جیتنے سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی۔" (دیکھیے "کمیونزم میں بائیں بازو کی طفلانہ بیماری")۔

تو پھر انہوں نے قانون ساز اسمبلی کا بائیکاٹ کیوں نہیں کیا؟

لینن کہتا ہے کہ کیونکہ "سوویت جمہوریہ کی فتح سے چند ہفتوں پہلے بھی سرمایہ دارانہ پارلیمان میں شرکت، اور حتی کہ اس فتح کے بعد بھی، نہ صرف انقلابی پرولتاریہ کو نقصان نہیں دیتی بلکہ دراصل اس کی مدد کرتی ہے کہ وہ پسماندہ عوام کے سامنے یہ ثابت کر سکے کہ اس طرح کی پارلیمان تحلیل کیے جانے کی حقدار کیوں ہیں؛ یہ کامیابی کے ساتھ ان کی تحلیل میں مدد دیتی ہے، اور بورژوا پارلیمانیت کو "سیاسی طور پر متروک" بنانے میں مدد کرتی ہے۔" (دیکھیے "کمیونزم میں بائیں بازو کی طفلانہ بیماری")۔

یہ قابلِ زکر بات ہے کہ ٹراٹسکی بالشویک حکمت عملی کی اس خاصیت کو نہیں سمجھتا اور قانون ساز اسمبلی کو سوویتوں کے ساتھ مجتمع کرنے پر ناک بھوں چڑھاتے ہوئے اسے ہیلفرڈنگ ازم قرار دیتا ہے۔

وہ یہ نہیں سمجھتا کہ اس قسم کے ملاپ کی اجازت دینا، جو بغاوت کے نعرے اور سوویتوں کی ممکنہ فتح پر مشتمل ہو اور قانون ساز اسمبلی کا اجلاس بلانے سے جڑا ہو، یہی واحد انقلابی حکمتِ عملی تھی، جس کی ہیلفرڈنگ کی اس حکمتِ عملی سے کہ سوویتوں کو قانون ساز اسمبلی کا دم چھلہ بنا دیا جائے، کوئی مشابہت نہیں تھی؛ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ اس معاملے میں بعض ساتھیوں کی غلطیاں اسے ہرگز یہ جواز فراہم نہیں کرتیں کہ وہ لینن اور پارٹی کی جانب سے بعض "مخصوص" حالات میں "ریاستی اقتدار کی مرکب شکل" کا بالکل درست نکتہِ نظر اپنانے کی بے توقیری کرے۔ (حوالہ۔ "رفیقوں کے لیے خطوط")۔

وہ یہ نہیں سمجھتا کہ اگر بالشویکوں نے قانون ساز اسمبلی کی جانب یہ خاص پالیسی نہ اپنائی ہوتی تو وہ لوگوں کی کثیر عوام کو اپنی جانب جیتنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے تھے؛ اور اگر وہ اس عوام کو نہ جیت پاتے تو وہ اکتوبر کی بغاوت کو ایک گہرے عوامی انقلاب میں تبدیل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ٹراٹسکی بالشویکوں کے مضامین میں آنے والے ایسے الفاظ جیسے "لوگ"، "انقلابی جمہوریت" وغیرہ پر بھی ناک بھوں چڑھاتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا مارکسیوں کے لیے نامناسب ہے۔

یقیناً، ٹراٹسکی یہ بھول گیا ہے کہ مزدور آمریت کی فتح سے ایک ماہ پہلے، لینن جیسے مستند مارکسی نے "تمام اقتدار کو فوراً انقلابی مزدوروں کی قیادت میں انقلابی جمہوریت کو منتقل کرنے کی ضرورت" کے بارے میں لکھا تھا۔(دیکھیے "مارکسزم اور بغاوت")۔

یقیناً، ٹراٹسکی یہ بھول گیا ہے کہ لینن جیسے مستند مارکسی نے مارکس کی جانب سے کگلیمان کو لکھے گئے مشہورِ زمانہ خط (1871) کا اس حد تک حوالہ دیتے ہوئے کہ افسر شاہانہ-فوجی ریاستی مشینری کو پاش پاش کر دینا براعظم میں ہر حقیقی "عوامی" انقلاب کی اولین شرط ہے، بالکل واضح انداز سے مندرجہ ذیل جملے لکھے تھے :

"مارکس کے اس گہرے تبصرے پر خصوصی توجہ دی جانے چاہیے کہ افسر شاہانہ-فوجی ریاستی مشینری کی تباہی "ہر حقیقی "عوامی" انقلاب کی اولین شرط ہے۔" مارکس کی جانب سے "عوامی" انقلاب کا یہ تصور عجیب دکھائی دیتا ہے اور روس کے پلیخانوف نواز اور منشویک، استروے کے وہ پیروکار جو مارکسی کہلائے جانے کے خواہشمند ہیں، شاید ممکنہ طور پر یہ دعوی کریں کہ مارکس کی جانب سے اس قسم کا اظہار "قلم کی لغزش" ہے۔ انہوں نے مارکسزم کی اس بری طرح سے لبرل توڑ مروڑ کی ہے کہ ان کے نزدیک سرمایہ دارانہ انقلاب اور مزدور انقلاب کے درمیان تضاد سے ماورا کوئی دوسری چیز وجود نہیں رکھتی-اور اس تضاد کی تشریح بھی یہ لوگ نہایت مردہ انداز سے کرتے ہیں۔۔۔

"یورپ میں، 1871 میں، براعظم میں کوئی ایک ملک بھی ایسا نہیں تھا جس میں مزدور طبقہ عوام کی اکثریت پر مشتمل ہو۔ ایک "عوامی" انقلاب جو عوام کی اکثریت کو تحریک میں لائے، ایسا تبھی ہو سکتا تھا جب یہ مزدوروں اور کسانوں کا، دونوں کا، احاطہ کرے۔ اس وقت "عوام" ان دو طبقوں پر مشتمل تھے۔ یہ دو طبقے اس حقیقت کے سبب متحد ہیں کہ "افسر شاہانہ-فوجی ریاستی مشین" انہیں کچلتی ہے، ان پر ظلم اور ان کا استحصال کرتی ہے۔ اس مشین کو توڑنا، اسے پاش پاش کرنا، یہی در حقیقت "عوام" کا، اکثریت کا، اکثر مزدوروں اور کسانوں کا مفاد ہے، یہی غریب کسانوں اور مزدوروں کے درمیان آزادانہ اتحاد کی اولین شرط ہے، جبکہ اس اتحاد کے بغیر، جمہوریت غیر مستحکم اور سوشلسٹ تبدیلی ناممکن ہے۔" (دیکھیے "ریاست اور انقلاب")۔

لینن کے ان الفاظ کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔

چنانچہ، دسیوں لاکھوں محنت کش لوگوں کو پارٹی کی جانب جیتنے کی اہم ترین شرط کے طور پر، انہیں انقلابی نکتہ نظر تک لاتے ہوئے، عوام کو ان کے اپنے تجربے کی بنیاد پر پارٹی کے نعروں کی درستگی پر قائل کرنا - یہ ہے اکتوبر کی تیاری کے دور میں بالشویکوں کی حکمتِ عملی کی چوتھی نمایاں خاصیت۔

4۔ اکتوبر انقلاب، عالمی انقلاب کے آغاز اور اس کی پیشگی شرط کی حیثیت سے

اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ یورپ کے بڑے ملکوں میں انقلاب کی بیک وقت فتح کا عالمی نظریہ، یہ نظریہ کہ ایک ملک میں سوشلزم کی فتح ناممکن ہے، ایک مصنوعی اور غیر مستحکم نظریہ ثابت ہو چکا ہے۔ روس میں مزدور انقلاب کی تاریخ کے سات سال اس کے حق میں نہیں بلکہ اس کے خلاف بولتے ہیں۔ یہ نظریہ نہ صرف عالمی انقلاب کی ترقی کی اسکیم کے طور پر ناقابلِ قبول ہے، کیونکہ یہ واضح حقائق کو جھٹلاتا ہے۔ یہ ایک نعرے کے طور پر اس سے بھی کم قابلِ قبول ہے؛ کیونکہ یہ ان انفرادی ملکوں کی پیش قدمی کو آگے نہیں بڑھاتا بلکہ اسے روکتا ہے، جنہیں اپنے مخصوص تاریخی حالات کی وجہ سے آزادانہ طور پر سرمائے کے محاذ میں چھید کرنے کا موقع ملتا ہے؛ کیونکہ یہ انفرادی ملکوں میں سرمائے پر

سرگرم حملے کو تقویت نہیں دیتا بلکہ "عالمی مذمت" کے لمحے کے غیر فعال انتظار کی حوصلہ افزائی کرتا ہے؛ کیونکہ یہ مختلف ملکوں کے مزدوروں میں انقلابی عزم کے جذبے کو پروان نہیں چڑھاتا بلکہ اس سوال پر کہ "کیا ہوگا اگر دوسرے ہماری مدد کرنے میں ناکام ہو جائیں؟"، ہیملٹ طرز کا مزاج پیدا کرتا ہے۔ لینن یہ کہنے میں بالکل حق بجانب تھا کہ ایک ملک میں مزدور طبقے کی فتح" مخصوص معاملہ " ہے، کہ "کئی ملکوں میں بیک وقت انقلاب" محض ایک "استثنی" ہی ہو سکتی ہے۔ (دیکھیے "مزدور انقلاب اور بھگوڑا کاؤتسکی")۔

لیکن جیسا کہ مشہور ہے، لینن کا نظریہ سوال کے صرف اس پہلو تک محدود نہیں ہے۔ یہ عالمی انقلاب کی ترقی کا نظریہ بھی ہے (دیکھیے "لینن ازم کی بنیادیں"، جوزف اسٹالن)۔ ایک ملک میں سوشلزم کی فتح خود کفیلی کا معاملہ نہیں ہے۔ وہ انقلاب جو ایک ملک میں فتح پا چکا ہے اسے خود کو ہر گز ایک خود کفیل چیز نہیں سمجھنا چاہیے، بلکہ تمام ملکوں میں مزدوروں کی فتح کو تیز کرنے کا ایک زریعہ، ایک امداد سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ ایک ملک میں انقلاب کی فتح، موجودہ معاملے میں روس، صرف سامراج کی بڑھتی ہوئی تنزلی اور ناہموار ترقی کی پیداوار نہیں ہے؛ یہ بیک وقت عالمی انقلاب کی پیشگی شرط اور اس کا آغاز بھی ہے۔

بے شک، عالمی انقلاب کی ترقی کے راستے اس قدر سیدھے نہیں ہیں جتنا کہ پہلے سمجھا جاتا تھا، ایک ملک میں انقلاب کی فتح سے پہلے، ترقی یافتہ سامراجیت کے ظہور سے پہلے، "جو سوشلسٹ انقلاب کی شام ہے". کیونکہ ایک نیا عنصر ابھر آیا ہے - سرمایہ دار ملکوں کی ناہموار ترقی کا قانون، جو ترقی یافتہ سامراجیت کی حالت میں عمل پذیر ہے، اور جس میں مسلح تصادموں کی، سرمایہ داری کے عالمی محاذ کی عمومی کمزوری کی، اور انفرادی ملکوں میں سوشلزم کی کامیابی کی ناگزیریت مضمر ہے۔ کیونکہ ایک نیا عنصر پیدا ہو گیا ہے - ایک وسیع سوویت ملک، مشرق اور مغرب کے بیچ میں، دنیا کے مالیاتی استحصال کے مرکز اور کالونیل استحصال کے میدان کے بیچ، ایک ایسا ملک جو اپنے وجود سے ہی دنیا بھر کو انقلابی کر رہا ہے۔

یہ تمام وہ عناصر ہیں (دیگر کم اہم عناصر کے علاوہ) جنہیں عالمی انقلاب کی نشوونما کے راستوں کے مطالعے میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

پہلے عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ انقلاب سوشلزم کے عناصر کی یکساں "بالیدگی" کے ذریعے ترقی کرے گا، پہلے زیادہ ترقی یافتہ، "جدید" ملکوں میں۔ اب اس تصور کو کافی حد تک تبدیل کر دینا چاہیے۔

لینن کہتا ہے کہ "بین الاقوامی تعلقات کے نظام نے اب ایسی شکل اختیار کر لی ہے جس میں یورپ کی ایک ریاست، یعنی جرمنی کو فاتح ملکوں نے غلام بنالیا ہے۔ مزید بر آں، بہت سی ریاستیں، جو، مزید یہ کہ، مغرب کی قدیم ترین ریاستیں ہیں، وہ اپنی فتح کے نتیجے میں خود کو ایسے حالات میں پاتی ہیں کہ ان فتوحات کے سبب اپنے مظلوم طبقوں کو غیر اہم رعایتیں دے سکیں - ایسی رعایتیں جو، بہر حال، ان ملکوں میں انقلابی تحریک کو معذور کرتی ہیں اور "سماجی امن" کی کچھ جھلک پیدا کرتی ہیں۔

"اس کے ساتھ ہی، پچھلی سامراجی جنگ کے نتیجے میں، بہت سے ممالک - مشرق، انڈیا، چین وغیرہ - اپنے بہاؤ کے راستے سے مکمل طور پر جدا کر دیے گئے ہیں۔ ان کی نشوونما واضح طور پر عمومی یورپی سرمایہ دارانہ خطوط پر منتقل ہو گئی ہے۔ عمومی یورپی خمیر نے انہیں متاثر کرنا شروع کر دیا ہے اور اب پوری دنیا پر یہ واضح ہو چکا ہے کہ وہ ترقی کے ایک ایسے عمل کی جانب کھینچ لیے گئے ہیں جو پوری سرمایہ دار دنیا میں بحران کے سوا کہیں اور نہیں لے جا سکتا۔"

اس حقیقت کے پیشِ نظر اور اس کے ساتھ تعلق میں، "مغربی یورپ کے سرمایہ دار ممالک سوشلزم کی جانب اپنی ترقی کی تکمیل کریں گے۔۔۔ اس طرح نہیں جیسا ہم پہلے سمجھتے تھے۔ وہ اپنی تکمیل اپنے اندر سوشلزم کے عناصر کی ہموار "بالیدگی" سے نہیں بلکہ بعض ملکوں کے ہاتھوں دوسروں کے استحصال کے ذریعے، سامراجی جنگ میں شکست کھانے والے پہلے ملکوں کے استحصال سے اور اسے پورے مشرق کے استحصال سے مربوط کر کے کر رہے ہیں۔ دوسری جانب، پہلی سامراجی جنگ کے نتیجے میں ہی، مشرق واضح طور پر انقلابی تحریک میں شامل ہو گیا ہے، عالمی انقلاب تحریک کے عمومی بھنور کی جانب واضح طور پر کھینچ آیا ہے۔" (دیکھیے "بہتر چند، لیکن بہتر")۔

اگر ہم اس میں یہ حقیقت بھی شامل کریں کہ فاتح ملکوں کی جانب سے نہ صرف ہارے ہوئے ملکوں کا اور کالونیوں کا استحصال کیا جارہا ہے، بلکہ یہ بھی کہ بعض فتحیاب ممالک سب سے طاقتور فتحیاب ملکوں، امریکہ اور برطانیہ، کے مالیاتی استحصال کے مدار میں گر رہے ہیں؛ کہ ان تمام ملکوں کے مابین تضادات عالمی سامراج کے انتشار میں نہایت اہم عنصر ہیں؛ کہ ان تضادات کے علاوہ، ان میں سے ہر ملک میں نہایت گہرے تضادات موجود ہیں اور ترقی کر رہے ہیں؛ کہ یہ تمام تضادات ان ملکوں کے ساتھ سوویتوں کی عظیم جمہوریہ کی موجودگی کی وجہ سے زیادہ گہرے اور زیادہ شدید ہو رہے ہیں - اگر ان سب باتوں کا احاطہ کیا جائے تو تب عالمی صورتحال کا عمومی کردار کم و بیش مکمل ہو جاتا ہے۔

نہایت ممکنہ طور پر، عالمی انقلاب کی ترقی بہت سے نئے ملکوں کی جانب سے انقلاب کے نتیجے میں سامراجی ریاستوں سے ٹوٹ کر الگ ہو جانے کے زریعے ہو گی، جبکہ ان ملکوں کے مزدور طبقے کی سامراجی ریاستوں کے مزدوروں کی جانب سے حمایت ملے گی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ٹوٹ کر الگ ہو جانے والے پہلے ملک کو، فتحیاب ملک کو، دوسرے ملکوں کی محنت کش عوام اور مزدوروں کی جانب سے پہلے ہی حمایت مل رہی ہے۔ اس حمایت کے بغیر یہ کھڑا نہیں رہ سکتا تھا۔ بے شک اس حمایت میں اضافہ ہو گا۔ لیکن اس بارے میں بھی کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا کہ عالمی انقلاب کی ترقی، بہت سے نئے ملکوں کا سامراجیت سے ٹوٹ کر الگ ہو جانے کا عمل، اسی قدر تیز اور جامع ہو گا جس قدر جامعیت کے ساتھ سوشلزم پہلے فتحیاب ملک میں مستحکم ہو گا، جس قدر تیزی سے یہ ملک عالمی انقلاب کے مزید پھیلاؤ کی بنیاد میں، سامراجیت کے مزید انتشار کے لیور میں، تبدیل ہو گا۔

جبکہ یہ بات سچ ہے کہ خود کو آزاد کرنے والے پہلے ملک میں سوشلزم کی "حتمی" فتح متعدد ملکوں کے مزدوروں کی اجتماعی کوشش کے بغیر ناممکن ہے، یہ بھی اسی قدر سچ ہے کہ عالمی انقلاب کا پھیلاؤ اسی قدر تیز اور جامع ہو گا، جس قدر پہلے سوشلسٹ ملک کی جانب سے دوسرے تمام ملکوں کے مزدوروں اور محنت کش عوام کو دی جانے والی مدد مؤثر ہو گی۔

اس مدد کا اظہار کس طرح کیا جائے؟

پہلے تو اس کا اظہار اس چیز میں ہونا چاہیے کہ فتحیاب ملک "ایک ملک میں ترقی، امداد اور تمام ملکوں میں انقلاب کو بیدار کرنے کے لیے تمام تر امکانات" حاصل کرے۔" (دیکھیے "مزدور انقلاب اور بھگوڑا کاؤتسکی")۔

دوسرا، اس کا اظہار اس چیز میں ہونا چاہیے کہ ایک ملک کا "فتحیاب مزدور طبقہ سرمایہ داروں کو بیدخل کرکے اور خود اپنی سوشلسٹ پیداوار منظم کر کے، تمام دنیا کے خلاف، سرمایہ دار دنیا کے خلاف،۔۔ کھڑا ہو گا، دوسرے ملکوں کے مظلوم طبقوں کی توجہ اپنی جانب کھینچتے ہوئے، ان ملکوں میں سرمایہ داروں کے خلاف بغاوتیں ابھارتے ہوئے، اور ضرورت کی صورت میں استحصال کرنے والے طبقوں اور ان کی ریاستوں کے خلاف مسلح طاقت کے ساتھ باہر آتے ہوئے۔" (دیکھیے "ریاستہائے متحدہ یورپ کے نعرے پر")۔

فتحیاب ملک کی جانب سے دی جانے والی مدد کی نمایاں خاصیت صرف یہ نہیں ہے کہ یہ دوسرے ملکوں کے مزدوروں کی فتح کو تیز کرتی ہے، بلکہ یہ بھی ہے کہ اس فتح میں سہولت دیتے ہوئے، یہ پہلے فتحیاب ملک میں سوشلزم کی حتمی فتح کو یقینی بناتی ہے۔

نہایت امکانی طور پر، عالمی انقلاب کی ترقی کے سفر میں، انفرادی سرمایہ دار ملکوں میں سامراجیت کے مراکز کے پہلو بہ پہلو، اور دنیا بھر میں ان ملکوں کے نظام کے ساتھ، انفرادی سوویت ملکوں میں سوشلزم کے مراکز اور دنیا بھر میں ان مراکز کا نظام تخلیق ہو گا، اور ان دو نظاموں کے درمیان جدوجہد عالمی انقلاب کے پھیلاؤ کی تاریخ کو بھرے گی۔

کیونکہ، لینن کہتا ہے کہ "سوشلزم میں قوموں کا آزاد اتحاد پسماندہ ریاستوں کے خلاف سوویت جمہوریاؤں کی کم و بیش سخت اور طویل جدوجہد کے بغیر ناممکن ہے۔" (دیکھیے "ریاستہائے متحدہ یورپ کے نعرے پر")۔

اکتوبر انقلاب کی عالمی اہمیت نہ صرف اس حقیقت میں ہے کہ یہ سامراجیت کے نظام میں ایک ملک کی جانب سے دراڑ ڈالنے کی عظیم شروعات پر مشتمل ہے اور یہ کہ یہ سامراجیت کے سمندر میں سوشلزم کا

پہلا مرکز ہے، بلکہ اس میں بھی ہے کہ یہ عالمی انقلاب کے پہلے مرحلے پر اور اس کی مزید ترقی کے لیے ایک قوی بنیاد پر مشتمل ہے۔

لہذا، نہ صرف وہ لوگ غلطی پر ہیں جو اکتوبر انقلاب کے بین الاقوامی کردار کو فراموش کرتے ہیں اور ایک ملک میں سوشلزم کی فتح کو خالصتاً قومی، اور صرف قومی، مظہر قرار دیتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی غلطی پر ہیں جو حالانکہ اکتوبر انقلاب کے بین الاقوامی کردار کو ذہن میں رکھتے ہیں لیکن اس انقلاب کو ایک ایسی غیر فعال چیز سمجھنے پر مائل ہیں جس کا مقدر صرف بیرونی امداد کے سہارے خود کو قائم رکھنا ہے۔

درحقیقت، اکتوبر انقلاب کو نہ صرف دوسرے ملکوں میں انقلاب سے مدد کی ضرورت ہے بلکہ ان ملکوں میں انقلاب کو بھی اکتوبر انقلاب کی مدد کی ضرورت ہے تاکہ عالمی انقلاب کے مقصد کو مہمیز اور ترقی دی جاسکے۔

جوزف اسٹالن،

17 دسمبر 1924